جامعۃ المدینہ اور کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل
کتاب ''اتحاف المسلم'' کے نصاب کا عام فہم اُردو ترجمہ

اتحاف المسلم

(مترجم)

تألیف

شیخ الاسلام العلامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ

مترجم وشارح

ابو محمد حامد علامہ **خلیل احمد** مدنی سلمہ الغنی

(ایم اے عربی و اسلامیات، فاضل علوم درس نظامی)

الغنی پبلشرز ہول سیل

www.fb.com/alghanipublisher

0315-2717547, 0305-2578627

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : اتحاف المسلم (مترجم)

نام مصنّف : شیخ الاسلام العلامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ

مترجم وشارح: ابو محمد حامد علامہ خلیل احمد مدنی سلمہ الغنی (ایم اے عربی واسلامیات، فاضل علوم درس نظامی)

نظر ثانی : علامہ ارسلان اسلم مدنی سلمہ الغنی (مدرس جامعۃ المدینہ ضیائے مدینہ کراچی، ایم اے عربی واسلامیات، فاضل علوم درس نظامی)

ناشر : الغنی پبلشرز (ہول سیل)، کراچی

ڈیزائنر : احمد رضا قادری

تعداد :

ہدیہ :

ملنے کے پتے

(۱)۔مکتبہ الغنی پبلشرز ہول سیل نزد فیضان مدینہ، پی ٹی سی ایل والی گلی، پُرانی سبزی منڈی، کراچی، پاکستان

(۲)۔مکتبہ حسان فیضان مدینہ دکان نمبر 4 کراچی

(۳)۔مکتبۃ المدینہ (پرائیویٹ) کراچی، لاہور، فیصل آباد

(۵)۔مکتبہ بہار شریعت بہادر آباد کراچی

(۶)۔مکتبہ فیضان سنت ملتان، پنجاب

(۷)۔مکتبہ فیضان مدینہ اینڈ مدنی ورائٹی ہاؤس لاہور

(۸)۔مکتبہ اُویسیہ، بہاول پور، پنجاب

(۹)۔مکتبہ نظام مصطفیٰ، بہاول پور

(۱۰)۔مکتبہ قادریہ پرانی سبزی منڈی کراچی

(۱۱)۔ضیاء القرآن پبلشرز کراچی، لاہور

(۱۲)۔مکتبہ فیضان مدینہ، فیصل آباد، پنجاب

ہول سیل کے لئے رابطہ

0315-2717547 / 0305-2578627

www.alghanipublishers.com

alghanipublisher@gmail.com

www.fb.com/alghanipublisher

فہرست

نمبر	مضمون	صفحہ
1		
2		
3		
4		
5		
6		
7		
8		
9		
10		
11		
12		
13		
14		
15		
16		
17		
18		

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پیش لفظ

از مصنف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ

حمد و صلوۃ کے بعد یہ بخاری و مسلم میں سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا مجموعہ ہے جنہیں میں نے حافظ کبیر امام زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ کی کتاب "الترغیب والترھیب" سے اخذ کیا ہے۔ ان میں سے بعض کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اور بعض کو ان میں سے کسی امام نے روایت کیا ہے۔

حضرت امام حافظ کبیر رحمہ اللہ اپنی مذکورہ کتاب (الترغیب والترھیب) کے خطبہ میں فرماتے ہیں: "اس کتاب نے اس موضوع پر بخاری و مسلم سے اور دیگر کتب میں جو کچھ ہے تمام کو جمع کر دیا ہے اور ان میں سے کسی شے کو ترک نہیں کیا۔ میں نے تبویب و ترتیب میں بھی انہی کی اتباع کی ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ اس میں تبدیلی کی ہے تو اس کی حکمت کے پیش نظر جو اہل معرفت پر آشکار ہو جائے گی، اور میں نے وہ ابواب ہی ترک کر دیئے جن پر بخاری و مسلم سے روایت نہ ملی، بعض مواقع پر عنوان بڑا جامع تھا مگر میں نے وہاں بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک کی روایت پر ہی اکتفا کیا، بعض اوقات حدیث کا متعدد مقامات پر تکرار

ہوا تو اس پر میں نے تنبیہہ کر دی ہے۔ اور بعض اوقات ابواب یا احادیث کو غیر محل میں ذکر کیا گیا اس کا سبب وہی جو صاحب الاصل (امام زکی الدین) نے اپنی کتاب کے آخر میں بیان فرمایا۔ اور تحقیق وہ مبارک تحریر مکمل ہوئی جس کا ہم نے اللہ تعالی سے ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ہر اس شے سے معافی مانگتے ہیں جس پر زبان پھسلی ہو یا اس میں ذھول کا دخول ہوا ہو یا اس پر نسیان غالب آیا ہو کیونکہ ہر مصنف باوجود کوشش، محنت، گہرائی نظر اور طویل فکر کے باوجود ان اشیاء سے بچ نہیں سکتا تو پھر اس مصنف کا کیا حال ہو گا جس کے پاس وقت قلیل، دشواریوں کا ہجوم، دل کی پریشانی، وطن سے دوری اور اس کے پاس کتب موجود نہ ہوں، بعض ابواب میں ترتیب مناسب نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کے مقام کا کامل استحضار نہ تھا۔ اس لیے حسب توفیق ان کو تحریر کر دیا گیا ہے"۔

جب آپ کتاب کی ضخامت اس کے ابواب کی کثرت اور ان کی انواع واقسام دیکھیں گے تو یہ بھی جان لیں گے کہ امام نے یہ کتاب کاتب کو اپنے حافظے کی مدد سے زبانی تحریر کروائی تھی تو واضح ہو جائے گا کہ یہ کام ایسی عظیم روحانی طاقت کے بغیر نہیں ہو سکتا جو امام کو اللہ تعالیٰ نے بطور عطیہ عطا فرما رکھی تھی اور یہ بہت بڑے امام اور مشہور حفاظ الاسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے اگرچہ خطبہ میں لفظ ابواب کا ذکر کیا ہے مگر کتاب کے تراجم میں لفظ ابواب ذکر نہیں کیا بلکہ وہاں لفظ کتاب ذکر کیا ہے اور ان کے تحت ترغیب وترھیب (شوق و خوف) پر مشتمل احادیث کا ذکر کیا ہے، البتہ "کتاب البعث" جس پر کتاب کا اختتام ہوا ہے، وہاں "فصول" کا ذکر کیا ہے کیونکہ وہاں احادیث ایسی حکایات کی صورت میں ہیں جو سعادت مندوں کو جنّت اور بدبختوں کے لیے دوزخ کے بیان پر مشتمل ہیں اور ترغیب و ترھیب میں صراحتًا نہ تھیں، ہم نے بھی ان کی اتباع میں ایسے ہی کیا ہے۔

اور جان لو ! کہ امام (منذری) نے غالب طور پر امام بخاری و مسلم کے علاوہ بھی راویوں کا تذکرہ کیا ہے مگر ہم نے صرف ان دونوں پر ہی اکتفا کیا ہے اور کسی کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ "مشکاۃ المصابیح" کے مصنف امام ولی الدین تبریزی نے کیا۔ کسی جگہ حکمت کے تحت ان کے علاوہ کا بھی ذکر ہے جو غور کرنے پر سمجھ آجائے گی، بعض اوقات امام نے اصل حدیث کسی اور محدث سے ذکر کر کے کہا اس کی مثل بخاری یا مسلم نے بھی روایت کی یا اسے بخاری اور مسلم نے طویل یا مختصر روایت کیا۔ ہم نے اس کا تذکرہ بالکل ویسے ہی کر دیا جیسا کہ وہ تھی تاکہ روایت کا معنیٰ فوت نہ ہوں، لیکن ایسا معاملہ بہت ہی قلیل ہے۔

ہم نے بھی امام کی اتباع میں ان دونوں کی متعدد احادیث کو حدیث واحد کی صورت میں ذکر کیا ہے اور اگر کسی جگہ انہوں نے حدیث کی شرح کی تھی، تو ہم نے اسے حاشیہ میں ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ اس کی طرف رجوع آسان ہو

بہت دفعہ انہوں نے مناسب ابواب کی وجہ سے احادیث میں تکرار کیا ہے کبھی اس پر تنبیہہ کرتے اور کبھی نہیں کرتے۔ ہم نے ان کی اتباع کی مگر اکثر طور پر تنبیہ کی ہے۔ اس مختصر کتاب میں جن احادیث کا تکرار ہوا ہے ان کی تعداد ساٹھ ہے۔ امام نے متفق علیہ حدیث کے لیے "ق" کا لفظ استعمال کیا، میں نے اس اشارے کو چھوڑ دیا، اور میں نے وہاں بخاری و مسلم کی تصریح کر دی تاکہ ہر کوئی اس پر آگاہ ہو سکے اگرچہ وہ اس اصطلاح سے آگاہ نہ ہو۔

اور اس میں سے جو امام شعرانی کا ارشاد گرامی امام منذری کی جلالت اور ان کی کتاب "الترغیب والترھیب" کی اہمیت پر شاہد ہے جو امام شعرانی نے اپنی کتاب "العهود الكبرى

"بنام "لواقع الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ" میں کثیر احادیث سے صلاۃ التسبیح کو ثابت کرنے کرنے کے بعد تحریر کیا۔

اور جان لو! اے میرے بھائی: بے شک میں نے جن دلائل کا تذکرہ کیا یہ وہی ہیں جنہیں امام منذری نے ذکر کیا اور یہ صحیح ترین روایات ہیں۔ صلاۃ التسبیح پر دلائل کے حوالے امام نووی کے کلام میں "کتاب الترغیب والترھیب" پیش نظر نہ ہونے کی وجہ سے اضطراب پیدا ہوا، کیونکہ یہ کتاب امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے پہلے مشہور نہ تھی۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کسی آدمی کے ترکہ میں یہ کتاب دیکھی تو وہ اس کے مسودہ کو محفوظ کر کے لوگوں کے سامنے لائے۔ اگر امام نووی نے اسے دیکھا ہوتا تو وہ ضرور امام منذری سے ذکر کرتے کیونکہ وہ بہت بڑے ائمہ حفاظ میں سے تھے۔

تالیف کا سبب

اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ بنا جب میری کتاب انوار المحمدیہ (جو المواھب الدنیہ کا اختصار ہے) طبع ہوئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ عطا فرمائی اور وہ عالم اسلام میں پھیلی تو اس کے دس سال بعد ایک جزائری عالم شیخ عبد اللہ قرشی (اللہ تعالیٰ نہیں جزادے اور ہمیں ان کی برکات سے نوازے) کا خط موصول ہوا، جس میں انہوں نے مذکورہ کتاب کی تعریف و مدح کی اور ساتھ میں فرمایا: کہ آپ حافظ منذری کی کتاب الترغیب والترھیب کا اختصار کریں اور انوار المحمدیہ کی طرح ہی اعراب کے ساتھ شائع کریں، اس سے لوگوں کو بہت نفع ہوگا، لیکن مجھے ہمت نہ ہو رہی تھی کیونکہ میں جانتا تھا یہ کتاب بڑی طویل ہے اور مصنف نے جن مقاصد کے لیے یہ کتاب تحریر کی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں کوئی شے حذف و خارج نہ کی جائے۔ اس کتاب کے اختصار کا آج 12 شعبان 1342 سن ہجری بروز اتوار تک میرے ذہن

میں تصور تک نہ تھا، میں اپنے گھر بیروت میں تھا کہ اچانک میں نے اس کتاب سے کچھ احادیث نقل کیں تو خیال آیا کیوں نہ اس کا اختصار کرتے ہوئے اس میں سے بخاری و مسلم کی احادیث کو الگ مستقل کتاب میں جمع کر دیا جائے۔ پھر یہ خیال مستحکم ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام ہو گیا۔ میں نے اس کا نام "اتحاف المسلم بما ورد فی الترغیب والترھیب من احادیث البخاری و مسلم" رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اسے حسن قبولیت عطا کرے۔ اور اب میں مقصود کی طرف بڑھتا ہوں۔ فاقول:

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

(ایمان کا بیان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ (واقعہ) بیان فرماتے سُنا کہ پہلی اُمّتوں میں سے تین افراد ایک سفر پر نکلے حتی کہ (بارش کی وجہ سے) انہوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔ اچانک پہاڑ کی ایک بڑی چٹان اس غار کے منہ پر گر پڑی، جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ تم کو اس چٹان سے نجات نہیں مل سکتی مگر یہ اب یہاں سے نکلنے کی ایک ہی صورت ہے کہ تم اپنے کسی نیک عمل کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرو کریں تو ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہوئے کہا اے میرے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے ہر شام میں اپنے بچوں اور بیوی سے پہلے ان کی خدمت میں دُودھ پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن (بکریوں کے لیے) درخت کی تلاش میں دُور تک نکل گیا تو میں شام میں نہ آسکا حتی کہ وہ سو گئے پھر میں نے ان کے لئے دودھ دھویا تو ان کو سویا ہوا پایا تو میں نے ناپسند سمجھا کہ ان سے پہلے اپنے بیوی، بچوں یا غلام کو دودھ پلاؤں حتی کہ جب میں شام کو واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے

تھے میں ان کا حصہ دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ میں دودھ کا برتن ہاتھوں میں لیے ان کی بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا یہاں تک فجر چمک گئی حتی کہ پھر وہ اپنے وقت پر بیدار ہوئے اور انہوں نے دودھ پیا ر، اے اللہ! اگر میں نے وہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو اس چٹان کو ہمارے راستے سے دور فرما۔ تو اس کے بعد پھر وہ چٹان اتنی ہٹی کہ وہ وہاں سے نکل نہ سکتے تھے، حضور علیہ السلام نے فرمایا: پھر دوسرے نے عرض کیا اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی جس سے محبت کرتا تھا میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار ردیا، حتی کہ ایک سال وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو وہ میرے پاس آئی میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ تو میرے ساتھ خلوت کرے گی تو وہ مان گئی۔ یہاں تک کہ جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوگئی تو اس نے مجھے کہا کہ میں تیرے لئے حلال نہیں مگر یہ کہ تم اس کا حق ادا کرو (اللہ کا خوف کر) نکاح کے بغیر یہ عمل ہرگز جائز نہیں، تو میں نے اس سے جماع کرنے کو گناہ عظیم سمجھا اور اس سے دور ہو گیا کر چھوڑ دیا حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھی اور میں نے وہ دینار بھی واپس نہ لیے جو میں نے اسے دیئے تھے، اے اللہ اگر میں نے یہ میرا عمل تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے راستے سے اس چٹان کو دور فرما اس پر وہ چٹان اور ہٹی مگر وہ وہاں سے نکل نہ سکتے تھے، اب بھی نکلنا ممکن نہ تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: پھر تیسرے شخص نے عرض کیا اے اللہ میں نے ایک دفعہ بہت سے مزدوروں سے کام لیا اور تمام کو ان کی مزدوری ادا کر دی مگر ایک شخص اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا یہاں تک کہ اس کی مزدوری سے خوب بڑھی یہاں تک کہ مال کثیر جمع ہو گیا۔ کافی دیر کچھ عرصے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے بندے

! کہ میری مزدوری مجھے دو، میں نے کہا یہ جو اُونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہا ہے، یہ سب تیری مزدوری ہے تو اس نے کہا اے اللہ کے بندے میرے ساتھ مذاق نہ کرے میں نے کہا میں مذاق نہیں کر رہا تو اس نے وہ تمام مال لیا تمام پر قبضہ کر لیا اور لے گیا، اے اللہ اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو یہ عمل تیری خوشنودی کے لیے ہی تھا تو اس چٹان کو دور فرمادے، پس وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ سب باہر نکل کر چلے گئے۔ انہوں نے نکل کر سفر شروع کر دیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ دوسری روایت میں واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: پہلی اُمّتوں میں سے تین آدمی کہیں راستے میں جا رہے تھے آدمیوں نے سفر شروع کیا، انہیں بارش نے آلیا، لہذا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، اور غار کا منہ ان پر بند ہو گیا۔ اب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اللہ کی قسم! اس مصیبت سے تم کو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی۔ اب یہاں سے نجات صدق و اخلاص کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لہذا ہر کوئی اس عمل کے وسیلے سے دُعا کرے جس میں اخلاص محسوس کرتا ہے تو ان میں سے ایک نے یہ عرض کیا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق (تین صاع) چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا ایک کام کے لیے ایک مزدور چاول کے پیمانے کے عوض لایا تھا وہ مزدوری وصول کیے بغیر چلا گیا میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی چاول کی وہ مقدار آگے بو دی، اس سے مجھے جو ثمرات حاصل ہوئے، ان کے عوض میں نے گائے اور بیل خرید لیے اس کے بعد اس نے آکر مجھ سے مزدوری کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا کہ یہ گائے بیل کھڑے ہیں ان کو لے جا۔ تو اس نے کہا کہ میرا تو تم پر صرف ایک فرق چاول تھے تو میں نے اس سے کہا کہ یہ سب گائے بیل لے جا کیونکہ یہ اسی ایک

فرق کی آمدنی میں سے ہیں۔ تو میں نے اسے وہ گائے وغیرہ دے دیئے جو وہ لے گیا اگر تو جانتا ہے میں نے سب کچھ تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو اس چٹان کو دُور فرما، لہٰذا وہ دُور ہو گئی۔

یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

وضاحت:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ نیک اعمال کے توسل سے دعا کرنا چاہیے کہ یہ بھی ذریعہ قبولیت ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان کے والد سعد رضی اللہ نے سمجھا کہ انہیں اپنے سے کم درجہ صحابہ پر فضیلت نیچے والوں پر بزرگی حاصل ہے، تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((اللہ تعالیٰ کمزوروں کی دُعا، نماز اور ان کے اخلاص کی وجہ سے اس اُمّت کی مدد فرماتا ہے))۔ اس حدیث کو امام نسائی اور دیگر ائمہ نے روایت کیا اور یہ حدیث بخاری اور دیگر کتب میں اخلاص کے ذکر کے بغیر ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ **اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے**۔ اور ایک روایت میں ہے کہ **کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے**، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی تو جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اس اس کی نیت کے مطابق ہے پس (جس نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہو گی،) پس جس نے دُنیاوی غرض کے لیے ہجرت کی یا کسی عورت کی خاطر تاکہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اُسی کی طرف ہے ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

وضاحت:

کسی بھی کام کو کرتے وقت اس کی جو نیت ہو گی اللہ عزوجل اسے اسی نیت کا اجر دے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر حملہ آور ہو گا تو جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو ان کے اول و آخر (سب کو) دھنسا دیا جائے گا ہوا، ابھی وہ مقام بیدا پر تھا تو اوّل تا آخر تمام زمین میں دھنس گیا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ان کے اوّل تا آخر کو کیسے دھنسایا جائے گا؟ گیا؟ حالانکہ اس میں بازار اور ایسے لوگ ہوں گے تھے جو ان میں شامل نہیں ہوں گے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اول و آخر سب دھنسا دیے جائیں گے پھر وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے دھنس تو تمام گئے تھے مگر ہر ایک کو اس کی نیت کے مطابق دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ لوگ ہیں ۔ہم جس گھاٹی اور وادی میں بھی اترے وہ ہمارے ساتھ تھے انہیں عذر نے روک لیا تھا۔ کچھ لوگ ایسے جو معقول عذر کی وجہ سے غزوہ میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو سکے اور مدینہ منوّرہ ہی رہے، مگر ہم نے جو کچھ بھی کیا یا کسی وادی کو قطع کیا یا کسی گھاٹی پر چڑھے، وہ ہمارے ساتھ ہی رہے (یعنی اُن کو نیت کی وجہ سے نا کو ثواب مل گیا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور شکلوں کو جسم اور شکلیں نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ان احادیث کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں (یعنی حدیث قدسی) کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور بُرائیاں لکھ دی ہیں اور انہیں اپنی کتاب میں واضح فرمادیا ہے، کہ جب تو جو کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور نیکی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ تو اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس اگر ارادے کے مطابق اس پر عمل کرے لیتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا یا اس سے زائد تک لکھ دیتا ہے عطا فرماتا ہے اور جو جس نے برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے کیا مگر کی نہیں تو اللہ تعالیٰ اس (پر بھی) کی ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کر لے اس نے ارادہ کے بعد اس (برائی) کا ارتکاب کرلیا تو اللہ تعالی اس کی ایک ہی برائی لکھتا ہے۔ اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ زائد ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہلاک ہونے (گناہ کرنے) والا ہی تباہ و برباد ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کوئی برائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی برائی کو نہ لکھو یہاں تک کہ وہ اس پر عمل کرلے تو اگر وہ اس برائی پر عمل کرلیتا ہے تو اس کی برائی کی مثل لکھو اور اگر وہ اس کو میری وجہ سے ترک کردیتا ہے تو تم تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو اور اگر وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو اور اگر وہ اس نیکی پر عمل کرلیتا ہے تو تم اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گناہ

تک لکھو تو اگرچہ اس نے نہیں کی پھر بھی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس کو بجالاتا ہے تو اس کے لیے دس سے لے کر سات تک نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور نیکی کی نہیں، اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے لئے کرنے کے ساتھ اسے عملاً کیا اس کے لیے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور برائی پر عمل نہیں کیا کی نہیں تو اس پر کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس برائی پر عمل کر لیتا ہے کا ارتکاب کیا تو پھر وہ لکھی جاتی ہے۔

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا کا فرمان ہے:"جب میرا بندہ کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے کسی نیکی کے بجالانے کا عہد کرتا ہے تو میں اس کے لیے نیکی لکھ دیتا ہوں جب تک وہ نیکی پر عمل نہ کر لے اگرچہ اس نے کی نہیں اور جس وقت جب نیکی کر لیتا ہے وہ اسے بجالائے تو میں اس کی دس مثل نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب میرا بندہ کوئی کسی برائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں جب تک وہ اس برائی پر عمل نہ کر لے جب تک اس نے نہیں کی میں اسے معاف کرتا ہوں اور جب وہ اس برائی پر عمل کر لیتا ہے اس کا وہ ارتکاب کر لیتا ہے تو میں اس کی مثل برائی لکھ دیتا ہوں، اور اگر وہ اسے ترک کر دے تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں، کیونکہ اس نے میری خاطر ترک کیا"۔

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے کچھ دینار بطور صدقہ نکالے اور انہیں مسجد میں ایک

آدمی کے پاس رکھ دیا، میں اس سے وہ دینار لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تیرا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو میں نے معاملہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا: لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔ **یعنی** اے یزید! تیرے لیے وہی ہے جس کی تم نیت کرو تیری نیت کے مطابق ہے اور اے معن! تیرے لئے وہ ہے وہ تیرا ہے جو تو نے حاصل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ کی راہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ تو وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے وہ صدقہ چور کے ہاتھ میں رکھ دیا جب اس نے صدقہ دیا تو (بے خبری میں) اس نے چور کو دیا، تو جب لوگوں نے صبح کی تو وہ باتیں کر رہے تھے کہ تم نے چور کے ہاتھ پر صدقہ کر دیا ہے صبح ہوئی تو لوگوں نے بتایا کہ وہ تو چور تھا تو اس نے عرض کیا اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے تیری حمد (میں چور پر صدقہ کر بیٹھا ہوں)، میں اب پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے وہ صدقہ زانیہ کے ہاتھ میں رکھ دیا تو جب لوگوں نے صبح کی تو وہ باتیں کر رہے تھے کہ تم نے کل رات زانیہ پر صدقہ کیا ہے ب وہ صدقہ کے لیے نکلا تو اس نے صدقہ ایک زانیہ عورت پر کر دیا۔ لوگوں نے صبح بات کی کہ سابقہ رات ایک زانیہ پر صدقہ ہوا ہے تو اس نے عرض کیا اے اللہ تیرے لیے حمد ہے (یہ زانیہ پر صدقہ تھا)، میں پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے وہ صدقہ مالدار کے ہاتھ میں رکھ دیا تو جب لوگوں نے صبح کی تو وہ باتیں کر رہے تھے کہ تم نے مالدار پر صدقہ کیا ہے اب وہ کسی غنی و مالدار پر صدقہ کر بیٹھا تو لوگوں نے بات کی کہ اب صدقہ مالدار پر ہوا ہے تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے میں چور، زانیہ اور مالدار پر صدقہ کر بیٹھا

ہوں۔ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور بتایا کہ بہر حال تمہارا چور پر صدقہ کرنا تو شاید وہ چوری سے باز آجائے تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے اور بہر حال زانیہ تو شاید وہ اپنے زنا سے باز آجائے اور بہر حال مالدار تو شاید وہ نصیحت حاصل کرے اور اللہ نے جو اسے عطا کیا وہ بھی اس میں خرچ کرے۔ جو صدقہ تو نے زانیہ پر کیا شاید وہ زنا سے باز آجائے جو صدقہ تو نے غنی پر کیا شاید وہ اس سے عبرت حاصل کرے جو صدقہ تو نے چور پر کیا شاید اس وجہ سے وہ چوری سے باز آجائے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی امام بخاری کے ہیں اور اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ (تو اس سے کہا جائے گا: بہر حال تمہارا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے)

ریاکاری کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہ حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزِ قیامت سب سے پہلے جس شخص کے خلاف فیصلہ ہو گا وہ شہید ہو گا، اسے لایا جائے گا تو اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد کروائے گا تو اسے وہ نعمتیں یاد آجائیں گی تو اللہ تعالی فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا تو وہ کہے گا اور اس پر کی گئی نعمتوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔ جسے وہ تسلیم کرے گا اس کے بعد پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا اے اللہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا، اللہ تعالی فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا لیکن فرمایا جائے گا تو نے غلط بیانی کی، تو نے اس لیے جہاد کیا تا کہ لوگ تجھے بہادر کہا جائے اور تجھے بہادر کہا بھی گیا بہادر کہیں اور یہ چیز تجھے حاصل ہو گئی پھر حکم ہو گا تو

اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ اسے جھنم میں ڈال دیا جائے گا اسے اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائے،

اور دوسرا وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا

پھر دوسرے ایسے آدمی کو بلایا جائے گا جو علم پڑھتا، پڑھاتا اور قرآن پڑھتا تھا اس پر ہوئی نعمتوں کا ذکر ہو گا۔ جسے وہ تسلیم کرے گا تو اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد کروائے گا تو اسے وہ نعمتیں یاد آجائیں گی تو اللہ تعالی فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا تو وہ کہے گا پھر پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے قرآن کی تلاوت کی، تو اللہ تعالی فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا لیکن فرمایا جائے گا تو غلط کہتا ہے تو نے اس لیے علم پڑھایا تاکہ تجھے لوگ عالم کہا جائے تو نے قرآن اس لیے پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے اور تجھے عالم و قاری کہا بھی گیا لوگ قاری کہیں تو یہ چیز تجھے حاصل ہو گئی۔ پھر حکم ہو گا تو اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ اسے جھنم میں ڈال دیا جائے گا کہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے۔

اور تیسرا وہ شخص جس کو اللہ نے وسعت دی اور مال کی کئی اقسام اسے عطا کی اسے

پھر ایسے شخص کو لایا جائے گا تو اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد کروائے گا تو اسے وہ نعمتیں یاد آجائیں گی تو اللہ تعالی فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا تو وہ کہے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و ثروت سے خوب نوازا تھا۔ اس سے بھی نعمتوں کے بارے میں ذکر ہو گا جسے وہ تسلیم کرے گا پھر پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں کو مقام و جگہ نہیں چھوڑی جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا مگر میں نے اس مقام میں تیرے خرچ کیا میں ہر وہ جگہ و مقام جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا وہاں میں نے مال خرچ کیا فرمایا جائے گا تو نے غلط کہا تو اللہ تعالی فرمائے گا تو جھوٹ بولا تو اس لئے

خرچ کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے اور تجھے سخی بھی کہا گیا پھر حکم ہو گا تو اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اسے اوندھونے اس لیے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سب سے سخی کہیں وہ کہہ دیا گیا، پھر اسے جہنم میں اوندھے منہ پھینکنے کا حکم ہو گا۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو اپنی نیکیاں سنائے گا اللہ تعالی بھی اس کی برائی یا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھلاوے کے عبادت کرے گا اللہ بھی اس کو دکھلائے گا شخص نے ریاکاری اور دکھلاوے کے لیے کام کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے غلط ارادے کو ظاہر کر کے لوگوں کے سامنے رسوا فرمائے گا۔

کتاب و سنت کی پیروی

حضرت عباس عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے رسول خدا ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا کبھی نہ چومتا۔

امام منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی سُنّت کی اتباع کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت زیادہ آثار منقول ہیں۔

ترک سنت اور ارتکاب بدعت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی راہ پیدا کی جو اس میں سے نہ تھی تو وہ مردود ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتیں، اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی آواز بلند اور آپ کا غضب شدید ہو جاتا سخت غضب کی کیفیت ہوتی گویا آپ صبح یا شام کو حملہ آور لشکر کے بارے میں ڈرا رہے ہیں اور آپ نے سبابہ اور وسطیٰ دونوں انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمایا لا کر فرماتے مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے ہیں اور آپ فرماتے ہیں حمد الہی کے بعد سب سے بہتر کلام کتاب اللہ ہے اور بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور بدترین کام نیا کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور نئے نئے پیدا کردہ امور سراپا شر ہوتے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر فرمایا کرتے میں ہر مومن سے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں کی جان سے بھی اقرب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہوا وہ اس کے ورثا کا ہے اور جس نے قرض اور بے سہارا بچے چھوڑے ان کا والی میں ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس نے میری سنت میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

اچھے یا برے طریقے کا ایجاد کرنا

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم دن کے ابتدائی حصے میں اپنے آقا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھے تو ایک ایسی قوم آئی جو ننگی تھی اور

انہوں نے صوف کی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے ان میں سے اکثر بلکہ تمام کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا۔ تو جب آپ علیہ السلام نے ان کی حالتِ فاقہ دیکھی تو آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہو گیا۔

آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان و تکبیر کہی آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پڑھی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۂ نساء کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں کہ اے لوگو! اس ربّ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان ذات سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے ان سے کثیر مرد اور عورتیں پیدا کیں اور ڈرو اللہ سے جس کے نام پر تم سوال کرتے ہو اور رشتے داروں کے بارے میں ڈرو یقینا اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے اس کے بعد سورۃ الحشر کی یہ آیت پڑھی اللہ سے ڈرو، اور ہر نفس غور کرے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے کیا بھیجا ہے (یعنی آپ نے صدقہ کی ترغیب دی) صحابہ رضی اللہ عنہ میں ہر ایک نے صدقہ کیا کسی نے دینار، کسی نے درہم، کپڑے، گندم اور کھجور وغیرہ حتیٰ کہ بعض نے کھجور کا چھلکا تک دیا پھر ایک انصاری صحابی رضی اللہ درہم و دینار سے بھری تھیلی لائے جسے ان کے ہاتھ اٹھانے سے عاجز تھے، اس کے بعد لوگوں نے خوب مسلسل صدقہ کیا یہاں تک کہ کھانے اور کپڑوں کے دوڈھیر طعام اور کپڑوں کے جمع ہو گئے۔

یہاں تک کہ میں نے دیکھا آپ کا چہرہ اقدس خوشی سے اس طرح کھل اٹھا جس طرح سونے کی ڈلی ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اس کے لیے اس طریقہ کا ثواب ہے کا اجر ہے اور ان لوگوں کا ثواب ہے جنہوں نے اس

طریقے پر اس کے بعد عمل کیا جس نے اس پر عمل کیا اس کا اجر بھی اور ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ جاری کیا اس پر اس طریقے کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ ہوگا جنہوں اس طریقے پر اس کے بعد عمل کیا بوجھ اور اس کا بوجھ جس نے اس پر عمل کیا اور ان اس کے گناہ کے بوجھ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دنیا میں جو نفس بھی ظلماً قتل کیا جائے گا ہوا ہے اس کا گناہ بوجھ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر ہے کیونکہ وہی پہلا شخص ہے جس نے قتل کو سب سے پہلے ایجاد کیا۔ قتل کی راہ سب سے پہلے اس نے کھولی تھی۔

باب 2

علم کا بیان

علم دین، حصول علم، علم سیکھنے، سکھانے اور علماء وطلبہ کی فضیلت کا بیان

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مومن سے دنیاوی مصیبتوں میں سے مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے مسلمانوں کے عیبوں

پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا اور جو بھی لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور کتاب اللہ کو آپس میں سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے ہاں فرشتوں کے سامنے کرتا ہے۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی سے فیصلہ کرتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی۔ اس زمین کے ایک پاکیزہ ٹکڑے نے اس پانی کو اپنے اندر جذب کیا تو اس ٹکڑے نے پانی سے گھاس اور کثرت کے ساتھ سبزہ پیدا کیا۔ اور زمین کا ایک خشک ٹکڑا پانی کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع پہنچایا انہوں نے اسے پیا، جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سیراب کیا۔ زمین کا ایک ٹکڑا چٹیل میدان تھا جس نے نہ پانی روکا اور نہ ہی کوئی گھاس اگائی تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے

اس کو فائدہ دیا اس چیز سے جو مجھ کو عطا فرمائی، اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال ہے جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی جو اس طرف متوجہ نہ ہوا) اور اس نے اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت قبول نہ کی جس کے ساتھ اس نے مجھے بھیجا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا جب ابن آدم مرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: ایک صدقہ جاریہ دوسرا ایسا علم جس سے نفع حاصل جس کیا جائے، تیسرا نیک و صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

نبی اکرم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔

امام منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متعدد صحابہ سے صحاح، سنن، مسانید اور دیگر کتب حدیث روایت کی گئی ہے یہاں تک کہ یہ حدیث تواتر کے رتبے کو پہنچی ہوئی ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری طرف سے حدیث بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سرور عالم ﷺ نے فرمای جس شخص نے میری طرف سے حدیث بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

اہل علم کا احترام واکرام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شہداء احد میں سے دو دو کو ایک قبر میں جمع فرماتے پھر ارشاد فرماتے: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ تو جس کی طرف اشارہ کیا جاتا آپ اسے قبر میں پہلے اتارتے۔

نیک کام کی رہنمائی

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص، رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سواری مانگتے ہوئے عرض کیا کہ میری سواری چل نہیں رہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ۔ پس وہ اس فلاں کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دی۔ تو آپ نے فرمایا: جس نے بھلائی پر رہنمائی کی تو اس کے لئے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ہے اور ان کے اجر میں کوئی بھی کمی نہیں ہوگی اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس پر اس گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے برابر گناہ ہے اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

بے عمل ہونے پر وعید

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ کہ حبیب خدا ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور اس دل

سے پناہ مانگتا ہوں جس خشوع اختیار نہ کرے اور اس نفس سے پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی انتڑیاں دوزخ میں بار نکل آئیں گی وہ ان کو لے کر ایسے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ تو جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں تیرے ساتھ یہ کیا ہوا تو نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا میں تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور تم لوگوں کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔

راوی کہتے ہیں میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ سنا کہ میں معراج کی رات ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے منہ آگ کے قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے میں نے جبریل امین سے ان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو یہ کہتے تھے اس پر عمل نہ کرتے تھے۔

دعویٰ علم کی مذمت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو آپ سے سوال ہوا کہ لوگوں میں سے سب سے عالم کون ہے؟ آپ نے فرمایا میں سب

سے بڑا عالم ہوں اللہ تعالیٰ نے اس پر گرفت فرمائی کیوں نہ اس بات کو اللہ کے سپرد کرتے ہوئے یہ کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی اور بتایا کہ دو سمندروں کے جمع ہونے کی جگہ پر میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جو تجھ سے بڑا عالم ہے تو، موسی علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! میں اسے کیسے مل سکتا ہوں؟ فرمایا ایک مچھلی کسی برتن میں ساتھ لے لو اور سفر کرو جب تم اس مچھلی کو گم کردو تو وہاں وہ شخص ہے پھر حضرت موسی علیہ السلام نے سفر شروع کیا اور مچھلی کو برتن میں رکھ لیا تو جب آپ علیہ السلام سے مچھلی گم ہوگئی تو حضرت خضر علیہ السلام وہاں تھے تو وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوئی دونوں نے ساحل سمندر کی طرف کشتی کے بغیر سفر شروع کیا تو ان کے پاس سے ایک کشتی گزری کشتی والوں سے بٹھانے کے بارے میں بات کی انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا لہذا ان دونوں کو کرایہ کے بغیر بٹھا لیا۔ ایک چڑیا آکر کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اور اس نے ایک یا دو چونچ سمندر سے پانی لیا۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم سے کم نہیں مگر اس چڑیا کے چونچ کے پانی کے برابر۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ سفر کررہے تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ سے پوچھا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ زیادہ علم رکھتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کے بارے میں عرض کیا۔ (بخاری و مسلم)

لڑائی جھگڑے کی مذمت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب (۳)

طہارت کا بیان

راستے اور سایہ میں پیشاب کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دو لعنت کا سبب بننے والے کاموں سے بچو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ دو کون سے کام ہیں ۔ آپ نے فرمایا جو لوگوں کے راستے یا سایہ میں پیشاب کرے۔

پانی میں پیشاب کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جارہا تھا تو آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جارہاہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ ان میں ایک تو چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے قطروں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے قبرستان میں سے گزرے تو آپ نے دو ایسے انسانوں کی آواز سنی جن پر قبر میں عذاب ہو رہا تھا

آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ ان میں ایک تو پیشاب کے قطروں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کرتا تھا

وضو کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کو روز قیامت اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے مقامات وضو روشن اور پر نور ہوں گے۔ تم میں سے جو اس روشنی میں اضافے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس میں اضافہ کرے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ (من استطاع سے لے کر آخر تک) یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کلام سے شامل کیا گیا ہے اور انہی پر موقوف ہے۔ اس بات کو ایک زائد حفاظ نے ذکر کیا ہے۔

مسلم میں حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ یہ فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے کھڑا تھا اور آپ وضو کر رہے تھے انہوں نے اپنے بازوؤں کو بغل تک دھویا تو میں نے ان سے پوچھا اے ابو ہریرہ یہ وضو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! تم یہاں کھڑے ہو؟ اگر میں جانتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو میں ایسا وضو نہ کرتا، میں نے اپنے پیارے خلیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن کو وہاں تک سونا پہنایا جائے گا جہاں تک وہ وہ وضو کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قبرستان تشریف لے گئے۔ اور یہ کلمات کہے اے مومنو! تم پر سلام ہو، ہم بھی انشاءاللہ عنقریب آپ سے ملنے والے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں صحابہ نے عرض کیا یا

رسول اللہ ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں ؟۔ تو آپ نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ پھر صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے بعد میں آئیں گے۔ تو آپ نے فرمایا! تمہارا کیا خیال ہے ؟ اگر کسی آدمی کا کا گھوڑا ہو جس کی پیشانی چمکدار ہو اور دوسرے سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہو تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا ؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ تو آپ نے فرمایا وہ لوگ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کروں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب عبد مسلم وضو کرتے ہوئے چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی اس کے چہرے کے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے آنکھوں سے دیکھا اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی اس کے وہ تمام گناہ دُھل جاتے ہیں جن کو ہاتھوں سے پکڑا۔ اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی اس کے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف وہ پاؤں سے چل کر گیا یہاں تک وہ تمام گناہ سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا تو اس کے تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا آپ نے اس میرے وضو کی طرح وضو کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اس

طرح وضو کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا اس سے زائد ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر کہا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی پھر وہاں بیٹھا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور پھر کہا کہ مجھے رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ دھوکہ نہ کھانا۔

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دور جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور وہ کسی اچھی چیز پر قائم نہیں اور بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ تو میں نے سنا کہ شہر مکہ میں ایک شخص ہے جو اہم خبریں دیتا ہے تو میں سواری پر سوار ہو کر شہر مکہ آیا۔ تو وہ رسول خدا ﷺ تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی وضو کے بارے میں مجھے آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی آدمی وضو کے پانی کو اپنے قریب کر کے کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرتا ہے تو اس کے چہرے، منہ اور ناک کی نتھنیوں کے تمام گناہ بہہ جاتے ہیں اور پھر جب وہ اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے کناروں سے بہہ جاتے ہیں پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں اور پھر جب اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں۔ (اس کے بعد) اگر وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور اللہ کے شایان شان حمد، ثنا، اور بزرگی بیان

کرے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کر لے تو اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا طہارت ایمان کا نصف حصہ ہے اور الحمدللہ کے کلمات میزان کو بھر دیتے ہیں اور سبحان اللہ اور الحمدللہ کے کلمات آسمان و زمین کو بھر دیتے ہیں نماز نور، صدقہ برہان، صبر ضیاء اور قرآن تیرے حق یا تیرے خلاف حجت ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی بھی مسلمان وضو کرے اور وہ وضو میں مبالغہ کرے اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو اور وہ جانتا ہو جو نماز میں پڑھ رہ ہے تو وہ فارغ ہوتے ہی وہ ایسے ہے جیسے اسے ماں نے ابھی جنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مشقت کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنا تو یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔ تو یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔ تو یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔

فضیلت مسواک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کی صفائی کرنے اور رب کریم کو راضی کرنے کا آلہ ہے۔

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ حضور علیہ لسلام جب گھر تشریف لاتے تو کون سا کام پہلے کرتے؟ انہوں نے کہا آپ مسواک فرماتے تھے۔

کامل وضو نہ کرنے کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی ایڑیاں نہیں دھوئیں تھی یں تو آپ ﷺ نے فرمایا: خشک رہنے والی ایڑیوں کے لیے آگ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو کوزے سے وضو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ سے سنا ہے ان ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ ہے جو خشک رہ جائیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی ایڑیاں خشک تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا خشک ایڑیوں کے لیے آگ ہے۔ اچھی طرح وضو کرو۔

وضو کے بعد دعائیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور وضو میں مبالغہ کرے پھر یہ کلمات کہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ جس میں سے مرضی داخل ہو۔ اشھد ان لاالہ

الا اللہ وحدہٗ لا شریك له و اشهد ان محمداً عبدہٗ و رسوله۔ میں گواہی دیتاہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتاہوں کہ نبی اکرم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

وضو کے بعد دو رکعت نماز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! مجھے اس پسندیدہ عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم کرتے ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے چلنے کی آواز سنی ہے انہوں نے عرض کی میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو مجھے زیادہ پسندیدہ ہو مگر یہ کہ میں دن رات میں جب بھی وضو کرتاہوں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کے بعد نماز ادا کرتاہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور اس کے بعد چہرے اور دل کو متوجہ کر کے دو رکعت ادا کرے تو اس کے لیے جنت ثابت ہو گئی۔(مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت حمران رضی اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی کا کوزہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں پر بہایا اور تین دفعہ انہیں دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ اس کوزے میں داخل کیا ۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کیا۔ پھر اپنے چہرے کو تین بار اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے پاؤں کو تین بار دھویا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر آپ

ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعت نماز ادا کی کہ جس میں وہ اپنے نفس سے بات نہ کرے تو اللہ تعالی اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

باب 3

نماز کا بیان

اذان کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ جو ثواب اذان اور پہلی صف میں ہے پھر وہ ان کو نہ پائیں مگر یہ کہ اس پر قرعہ ڈالیں تو ضرور وہ ان کے لئے قرعہ ڈالیں گے اور اگر لوگوں کو پتا چل جائے جو ثواب نماز کی طرف جلدی کرنے میں ہیں تو ضرور اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں اور اگر لوگوں کو پتا چل جائے جو ثواب عشاء اور صبح کی نماز میں ہے تو ضرور ان نمازوں میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تجھے بکریاں اور جنگل پسند ہے۔ جب تو اپنے جنگل یا بکریوں میں ہو تو نماز کے لیے اذان دے، اور اذان میں اپنی آواز کو بلند کر کیونکہ جو بھی جن، انسان یا کوئی دوسری شے موذن کی آواز نہیں سنتی ہے مگر یہ وہ قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گی اور حضرت ابو سعید نے کہا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا نماز کے لیے جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے تاکہ وہ اذان نہ سن سکے جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے پھر جب تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور اس کے دل میں وساوس پیدا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ یاد کر۔ وہ یاد کرو جو پہلے یاد نہیں آرہا تھا حالانکہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہنے دیتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شیطان جب اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مقام روحاء تک چلا جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ مقام روحا مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اذان دینے والوں کی گردن قیامت کے روز دوسروں سے بلند ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دوران سفر سنا جو کہہ رہا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر، حضور نے فرمایا یہ فطرت پر ہے (یعنی یہ مسلمان ہے)اس نے کہا اشھدان لاالہ الااللہ۔ آپ نے فرمایا یہ آگ سے آزاد ہوگیا۔لوگ اس آدمی کی طرف بڑھے تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا نماز کی ادائیگی کے لیے وہ اذان دے رہا تھا۔

جواب اذان کا طریقہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم موذن کو سنو تو اس کی مثل کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو سنو تو اس کی مثل کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ س کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالی سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لیے خاص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں جس شخص نے میرے لئے اللہ تعالی سے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے ایک اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو تم میں سے ایک اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے جب وہ اشھد ان محمد رسول اللہ کہے تو تم میں ایک اشھد ان محمد رسول اللہ کہے جب وہ حی علی الصلاۃ کہے تو تم میں سے ایک لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے جب وہ حی علی فلاح کہے تو تم میں سے ایک لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے ایک اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو تو تم میں سے ایک لا الہ الا اللہ کہے۔ جو یہ جواب دل سے دے دے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گئی۔

۔"اے دعوت کاملہ اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر کھڑا فرما جس کا تو نے وعدہ کیا ہے"۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کلمات کہے جب وہ اذان کو سنے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں انا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریکَ لہٗ واَن محمدا عَبدہٗ ورسولہ رَضیت باللہ ربًّا وبمحمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا وبالاسلام دیناً۔ میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتاہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں میں اللہ کے رب، اسلام کے دین، نبی اکرم کے رسول ہونے پر راضی ہوں (یعنی ایمان رکھتاہوں۔)

اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص موذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بہرحال اس بندے نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیاہے ہے کہ جب تم کسی مسجد میں ہو اور اذاندے دی جائے تو تم سے کوئی بھی شخص مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔

تعمیر مساجد کا بیان

جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نے مسجد نبوی کی توسیع کی تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مختلف باتیں کیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس معاملہ میں مجھ پر بہت زیادہ گفتگو کی ہے اور میں نے نبی اکرم

ﷺ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے ایسی مسجد بنائی جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بنائے گا۔

مسجد کا صاف رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی خاتون مسجد کی جھاڑو لگایا کرتی تھی (صفائی کیا کرتی تھی) جب حضور علیہ السلام نے اسے چند دن نہ دیکھا تو کچھ دنوں کے بعد اس کے بارے میں پوچھا۔ عرض کی گئی کہ وہ فوت ہو گئی ہے آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کے لئے رحمت کی دعا کی۔

مسجد میں اور قبلہ کی طرف تھوکنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسالت مآب ﷺ خطبہ ارشاد فرمارے تھے تو آپ نے مسجد کے قبلہ میں تھوک پایا تو آپ ﷺ ناراض ہوئے پھر اسے اپنے مبارک ہاتھ سے کھرچ ڈالا اور زعفران منگوا کر وہاں ملا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کے چہرے کی طرف توجہ فرماتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے لہذا تم میں سے کوئی بھی اپنے سامنے نہ تھوکے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن (صاف) کر دیا جائے۔

مسجد میں گمشدہ چیز کی تلاش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ شے کی تلاش کرتے ہوئے دیکھے تو وہ کہے اللہ تجھے تیری چیز نہ لوٹائے کیونکہ مساجد کو اس لئے نہیں بنایا گیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا اور وہ پوچھ رہا تھا کہ کسی نے میرا سرخ اونٹ دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اسے نہ پائے، کیونکہ مساجد کو صرف انہی چیزوں کے لئے بنایا گیا ہے جن کے لئے ان کو بنایا گیا ہے۔(یعنی نماز، ذکر الٰہی وغیرہ کے لئے)

مسجد میں جانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: مرد کی جماعت کے ساتھ نماز اس کی گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے دگنی ہوتی ہے اور یہ اس لیے کہ آدمی جب اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف چلتا ہے اور اس کے جانے کا سبب نماز ہی ہوتی ہے۔ تو وہ ایک قدم نہیں چلتا مگر اس قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہوتا ہے۔ اے اللہ !اس پر رحمت نازل فرما اور اس پر رحم فرما۔ اور بندہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ دوسری نماز کے انتظار میں ہوتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ کسی کو اس میں تکلیف نہ دے، یہاں تک کہ اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔ اے اللہ اس کو بخش دے اور اس کی توبہ قبول فرما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں مسجد کے پاس جگہ خالی ہوئی تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ خبر جب حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے بنی سلمہ وہاں ہی اپنے مقام پر رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔ وہاں ہی اپنے مقام پر رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ اجر اس آدمی کے لیے ہے جو ان میں سب سے زیادہ چلنے کے اعتبار سے زیادہ دور ہو اور پھر اس شخص کا اجر زیادہ ہے جو نماز کا انتظار کرے تاکہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے اس شخص کی بنسبت جو نماز ادا کر کے سو گیا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص تھے میں نہیں جانتا کہ مسجد سے زیادہ دور ان کے علاوہ کسی اور کا گھر ہو مگر اس کے باوجود وہ کسی نماز میں غیر حاضر نہ ہوتے تو ان کو کہا گیا یا میں نے ان سے کہا اگر آپ کوئی سواری خرید لیں جس پر تاریکی اور گرمی میں سوار ہو کر نماز کے لیے آسکیں۔ تو انہوں نے کہا: کہ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میرا گھر مسجد کے قریب ہو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف چلنے اور مسجد سے گھر کی طرف لوٹنے کو میرے لئے لکھا جائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ تمام تیرے لیے جمع فرما دیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ہم نے ان کے لئے تکلیف محسوس کی تو میں نے ان سے کہا اے فلاں !اگر تم سواری خرید لو جو تم کو گرمی اور زمین کے کیڑوں وغیرہ بچائے تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم مجھے یہ ہر گز پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے قریب حضور علیہ السلام کے گھر سے متصل ہو۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو سوار کیا اور میں نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا پھر میں نے نبی کریم علیہ السلام کو اس کے بارے میں بتایا راوی فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم علیہ السلام نے اس کو بلایا اور اس سے یہی ارشاد فرمایا (یعنی سواری خریدنے کا ارشاد فرمایا) تو اس نے نبی کریم علیہ السلام سے عرض کی کہ میں اپنے قدموں میں ثواب کی امید کرتا ہوں تو نبی کریم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے وہی ہے جس کا تو نے ارادہ کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ہر وہ دن جس میں آفتاب طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے، تمہارا کسی شخص کی سواری پر مدد کرنا کہ اسے سواری پر سوار کر دو صدقہ ہے یا اس کا سامان سواری پر رکھ دو صدقہ ہے۔ اچھی بات صدقہ ہے، ہر وہ قدم جس سے تم نماز کی طرف چلو صدقہ ہے، تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: مشقت کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے

انتظار میں بیٹھنا تو یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔ تو یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔ تو یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار فرماتا ہے وہ صبح شام جب بھی مسجد میں جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ جگہ مساجد اور ناپسندیدہ بازار ہیں۔

التزام مسجد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات اشخاص ایسے ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا (۱) عادل بادشاہ۔ ۲۔ وہ نوجوان جس نے جوانی اپنے رب کی عبادت میں گزاری۔ ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ۴۔ وہ دو اشخاص جو اللہ کی محبت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہیں۔ ۵۔ اور وہ شخص جسے مالدار اور حسین خاتون نے گناہ کی دعوت دی تو اس نے جواباً کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دائیں نے خرچ کیا ہے۔ ۷۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ گئیں۔

مسجد اور بدبودار چیز

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جو اس پودے یعنی لہسن سے کھائے تو ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: جو اس پودے (لہسن) سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہی ہمارے ساتھ نماز ادا کرے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا فرمایا وہ ہماری مساجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ جو پیاز، لہسن، گندھنا کھائے تو ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ ملائکہ اس چیز سے اذیت محسوس کرتے ہیں جس چیز سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں۔ (یعنی اس کی بدبو سے)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پیاز اور گندھنا کھانے سے منع فرمایا ہم پر ایک بار بھوک غالب آگئی ہم نے انہیں کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس خبیث پودے سے کھایا تو ہرگز وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ ملائکہ اس چیز سے اذیت محسوس کرتے ہیں جس چیز سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں۔ (یعنی اس کی بدبو سے)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: تم ان دو پودوں پیاز اور لہسن کو کھاتے ہو میں تو ان دو پودوں کو خبیث (ناپسند) سمجھتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے آقا علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ جب کسی سے ان کی بو محسوس فرماتے تو مسجد سے باہر

بقیع کی طرف نکل جانے کا حکم دیتے۔ لہذا جو ان کو کھائے اسے چاہیئے کہ ان کو پکا کر ان کی بدبو ختم کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جو اس لہسن کے پودے سے کھائے تو وہ ہمیں ہماری اس مسجد میں اس کی بدبو سے تکلیف نہ دے

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک غزوہ خیبر میں شریک تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ خیبر کے صحن میں پیاز اور لہسن پائے اور صحابہ کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی تو انہوں نے کھالیا تو جب لوگ مسجد میں آئے تو مسجد میں پیاز اور لہسن کی بدبو تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس ناپسند پودے سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

نماز پر ایمان اور اس کی محافظت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید و رسالت کی گواہی، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں ایک دن ہم حضور علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھے تھے تو انتہائی سفید لباس اور کالے بالوں والا ایک آدمی آیا، اس پر سفر کے آثار نہ تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا یہاں تک وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے نبی کریم علیہ السلام کیے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ آپ کی رانوں پر رکھ دیئے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں

بتایئے آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اے صحابہ! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی؟ تو صحابہ نے عرض کی اس کی کچھ بھی میل نہیں رہے گی آپ ﷺ نے فرمایا یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے ان کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان ہوئے جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اس بھری ہوئی نہر کی ہے جو کسی ایک دروازے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز سے واپس لوٹے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں کچھ بتادوں یا میں خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر وہ بھلائی کی بات ہے تو آپ ہمیں بتا دیجیے اگر اس کے علاوہ تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان طہارت

حاصل کرے اور اپنی اس طہارت کو مکمل کرے جو اللہ نے اس پر لکھی پھر وہ ان پانچ نمازوں کو ادا کرے تو یہ نمازیں ان گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جو گناہ ان کے درمیان ہوئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں یہ حدیث ضرور بیان کروں گا اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں یہ بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز ادا کی تو اس کے دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کا بخش دیا جاتا ہے۔

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو نماز کے لئے اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لئے پیدل چلے اور نماز لوگوں کے ساتھ ادا کرے یا جماعت کے ساتھ ادا کرے یا مسجد میں ادا کرے تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے ۔

اور امام مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان کے پاس فرض نماز کا وقت آئے پھر وہ اچھی طرح نماز کا وضو کرے اور اچھی طرح نماز کا خشوع اور رکوع ادا کرے تو یہ نماز سے پہلے ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ کے ذمے میں ہے لہذا اللہ تعالی تم سے اپنے ذمے سے کسی چیز کے بارے میں باز پرس نہ کرے وگرنہ اللہ اس کو پالے گا اور اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں اور وہ فجر و عصر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

رکوع و سجود اور خشوع کی فضیلت

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت یہ فرماتے ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ طہارت ایمان کا نصف ہے۔ کلمہ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کے کلمات جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے اس کو بھر دیتے ہیں نماز نور، صدقہ برہان، صبر ضیاء ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔

حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں میں حضور ﷺ کے خادم حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے عرض کی مجھے ایسا عمل بتائیں جس کو میں کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ یا میں نے عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو تو وہ خاموش ہو گئے پھر میں نے عرض کی وہ پھر دوبارہ خاموش رہے حتیٰ کہ میں نے تیسری بار ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے کثرت سجود کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ تم جب بھی اللہ کی رضا کے لئے سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس سجدے کے عوض تمہارا ایک درجہ بلند فرمادے گا اور تم سے ایک گناہ کو مٹا دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ کی حالت میں نصیب ہوتا ہے۔لہذا اس میں کثرت کے ساتھ دعا کیا کرو۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیارے آقا علیہ السلام کے ساتھ ایک رات بسر کی۔تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو وضو کے لئے پانی پیش کیا یا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھ سے مانگو میں نے عرض کی میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور؟ پھر میں نے عرض کی بس وہی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کثرت سجود کے ساتھ اپنے نفس پر میری مدد کرو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم میں سے ہر ایک نے اونٹوں کی خدمت کی ذمہ داری لی ہوئی تھی۔ مجھ پر اونٹ چرانے کی ذمہ داری تھی۔جب میں شام کو واپس لوٹا تو آپ ﷺ لوگوں میں خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ایک دن آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے جو اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اور نماز میں دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے تو اس نے اپنے لئے جنت کو ثابت کر لیا۔راوی فرماتے ہیں میں نے یہ سن کر (بخ بخ) کہا کتنی اچھی یہ بات ہے۔

نوٹ! عرب لوگ بہت زیادہ خوشی کے وقت بے اختیار (بخ بخ) کہتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ کی حدیث وضو کے باب میں گزر گئی اور اس کے آخر میں ہے کہ پھر اگر وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور اللہ کی حمد بیان کرے، اللہ کی ثناء بیان کرے اور اللہ کی

شایانِ شان بزرگی بیان کرے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے دارغ کرلے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث قریب میں گزری ہے اور اس میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سے مروی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: : جس مسلمان کے پاس فرض نماز کا وقت آئے پھر وہ اچھی طرح نماز کا وضو کرے اور اچھی طرح نماز کا خشوع اور رکوع ادا کرے تو یہ نماز سے پہلے ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔اور یہ پورے زمانے تک ہے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی گزر گئی یہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پانچ نمازیں اللہ تعالی نے فرض فرمائی ہیں جو ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور ان کو ان کے وقت پر ادا کرے اور ان کے رکوع، سجود، اور خشوع کامکمل ادا کرے تو اس کے لئے اللہ پر یہ ذمہ ہے کہ اس کی بخشش فرمادے۔

وقت پر نماز ادا کرنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حبیب خدا ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟تو آُ ﷺ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے ؟تو آپ ﷺ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا راوی فرماتے ہیں کہ مجھے

آپ ﷺ نے تمام جوابات ارشاد فرمائے۔ اگر میں اور سوال کرتا تو آپ ان کے جواب سے بھی نوازتے۔

جماعت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: مرد کی جماعت کے ساتھ نماز اس کی گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے دگنی ہوتی ہے اور یہ اس لیے کہ آدمی جب اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف چلتا ہے اور اس کے جانے کا سبب نماز ہی ہوتی ہے۔ تو وہ ایک قدم نہیں چلتا مگر اس قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہوتا ہے ۔ اے اللہ !اس پر رحمت نازل فرما اور اس پر رحم فرما۔ اور بندہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ دوسری نماز کے انتظار میں ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرے کہ وہ حالت اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو وہ ان پانچ نمازوں کی پابندی کرے جہاں بھی ان کے لئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی کریم ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں اور بلاشبہ وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ (باجماعت نماز سے) پیچھے رہنے والا شخص گھر میں پڑھتا ہے تم یقینا تم نے اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑا۔ اور اگر تم نے اپنے نبی کریم ﷺ کے طریقے کو چھوڑا تو ضرور تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص بھی اچھی طرح طہارت حاصل کرے پھر کسی مسجد کا ارادہ کرے تو اللہ تعالی اس کے ہر قدم کے بدلے ایک

نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ہر قدم کے بدلے اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ بے شک ہم نے دیکھا کہ باجماعت نماز سے پیچھے رہنا والا نہیں ہے مگر ایسا منافق شخص جس کا نفاق معلوم ہو۔ ایک آدمی جماعت میں شرکت کے لیے اس حال میں لایا جاتا تھا کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ رہا ہوتا تھا حتی کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک ہم نے دیکھا کہ باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والا نہیں مگر ایسا منافق جس کا نفاق معلوم ہو یا مریض تو اگر کوئی شخص بیمار بھی ہوتا تو ضرور وہ بھی دو آدمیوں کے درمیان چلتا ہوا آتا یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرتا۔ راوی فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے۔ اور ان میں اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جس میں اذان دی جائے۔

فجر و عشاء کا باجماعت ادا کرنا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے تمام پوری رات قیام کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: منافقین پر تمام نمازوں میں سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر لوگوں کو پتا چل جائے جو ان نمازوں میں ثواب ہے تو ضرور ان نمازوں میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل۔ میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں نماز ادا کرنے کا حکم دوں اور پھر اس کی تکبیر کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں اپنے ساتھ ایسے لوگوں

کو کہ جن کے پاس لکڑیوں کا گھٹا ہو لے کر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور ان کے گھروں کو آگ کے ساتھ جلا دوں۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو جماعت سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ ان کے گھروں کو لکڑیوں کے گھٹے سے جلا دیں۔ اور اگر ان میں کوئی جان لے کہ وہ فربہ ہڈی پائے گا تو ضرور جماعت میں حاضر ہو جاتا۔

بغیر عذر جماعت میں حاضر نہ ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں نوجوانوں کو حکم دوں تو وہ میرے لیے لکڑیاں جمع کریں پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو بغیر عذر گھر نماز پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ پھر اس حدیث کے راوی یزید (ابن الاصم) سے پوچھا گیا کہ اس سے مراد جمعہ ہے یا غیر جمعہ؟ تو انہوں نے کہا۔ میرے کان بہرے ہو جائے اگر میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے نہ سنا ہو۔ اور انہوں نے جمعہ یا غیر جمعہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت اقدس میں آیا۔ عرض کی یا رسول اللہ! مجھے مسجد لانے والا کوئی نہیں اس لیے مجھے گھر نماز ادا کرنے کی رخصت عنایت فرمایئے۔ تو آپ نے اجازت دے دی جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور پوچھا کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے؟ عرض کی۔ ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس اذان کا جواب دے۔

نفل نماز گھر میں ادا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
کچھ نمازیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مسجد میں نماز ادا کرلو تو اس کا کچھ حصہ گھر میں بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ گھر میں نماز سے برکت عطا کرتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر نہیں زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
تم سے کوئی نماز میں ہی ہوتا جب تک وہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔ اور اسے گھر کی طرف جانے سے نہیں روکتی مگر صرف نماز۔

اور امام بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ تم سے کوئی نماز میں ہی ہوتا جب تک وہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے اور جب تک وہ جائے نماز سے اٹھتا نہیں یا بے وضو نہیں ہو جاتا ملائکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی بخشش فرما اور اس پر رحم فرما۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ میں نماز کا انتظار کرتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں

یہاں تک وہ وہاں سے اٹھ جائے یا اسے حدث ہو جائے۔میں نے عرض کی حدث سے کیا مراد ہے ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:وہ بے آواز یا آواز کے ساتھ ریح خارج کر دے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عشاء کی نماز کو آدھی رات تک موخر فرمایا پھر نماز پڑھنے کے بعد آپ نے چہرہ اقدس ہماری طرف پھیرا اور فرمایا لوگ نماز ادا کر کے سو گئے اور تم نماز میں ہی ہو جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

نماز فجر وعصر کی محافظت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر وعصر کی نماز ادا کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

حضرت ابو زہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے نماز ادا کرتا وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہیں ہو گا۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ کے ذمے میں ہے لہذا اللہ تعالی تم سے اپنے ذمے سے کسی چیز کے بارے میں باز پرس نہ کرے کیونکہ جس سے اللہ تعالی اپنے ذمے کے بارے میں باز پرس کرے گا تو اس کو پالے گا اور اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مقام مخمص پر عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو

عطا کی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ وہ شخص جو اس کی محافظت کرے گا اس کے لیے دو اجر ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں اور وہ فجر و عصر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالی ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اللہ تعالی ان لوگوں کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

نماز فجر کے بعد جائے نماز پر بیٹھنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اس جگہ چار زانوں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو جاتا۔

بغیر عذر عصر کا فوت ہونا

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز عصر چھوڑ دی۔ اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال ہلاک ہو گئے۔

امام و اقتداء کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رویت ہے کہ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا وہ (ائمہ) جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر انہوں نے درست پڑھائی تو تمہارے لیے اجر ہے اور اگر انہوں نے خطا کی تو تمہارے لیے اجر اور ان کے لیے بوجھ ہے۔

صف اوّل کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ جو ثواب اذان اور پہلی صف میں ہے پھر وہ ان کو نہ پائیں مگر یہ کہ اس پر قرعہ ڈالیں تو ضرور وہ ان کے لئے قرعہ ڈالیں گے۔

مسلم کی ایک اور روایت میں اگر تم لوگوں کو پتا چل جائے کہ پہلی صف میں کتنا ثواب ہے تو ضرور قرعہ ڈالو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مردوں کی سب سے افضل صف پہلی ہوتی ہے اور سب سے کم درجہ کا ثواب آخری میں ہے اور خواتین کے لئے سب سے آخری صف میں زیادہ اجر اور پہلی میں کم اجر ہے۔

صفوں میں برابری

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: صفیں سیدھی رکھو کیونکہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کے اہتمام میں سے ہے۔

اور امام بخاری کی روایت میں ہے کہ صف کو سیدھا رکھنا اقامت نماز میں سے ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ ہمارے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس طرح صف نہیں بناتے، جس

طرح ملائکہ اپنے رب کی بارگاہ میں بناتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ فرمایا: وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ لگ لگ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نماز کی تکبیر کہی گئی تو آپ ﷺ نے ہماری طرف چہرہ اقدس پھیر کر فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور ایک دوسرے سے لگ کر کھڑے ہو۔ کیونکہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

اور امام بخاری کی روایت میں ہے کہ ہم کاندھے سے کاندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: جب ہم اپنے آقا کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں تو ہم آپ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے۔ آپ نے ہماری طرف چہرہ اقدس فرمایا تو آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو لوگوں کو زندہ کرے گا۔

مردوں اور خواتین کی صفیں

یہ حدیث ماقبل میں گزر چکی ہے۔ مردوں کی سب سے افضل صف پہلی ہوتی ہے اور سب سے کم درجہ کا ثواب آخری میں ہے اور خواتین کے لئے سب سے آخری صف میں زیادہ اجر اور پہلی میں کم اجر ہے۔ اور اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے صحابہ کو پیچھے کھڑے ہوتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگے بڑھو میرے ساتھ کھڑے ہوا کرو

اور تمہارے بعد کی صفیں تمہارے ساتھ متصل ہونی چاہئیں۔ جو قوم ہمیشہ پیچھے ہوتی ہے تو اللہ بھی ان کو پیچھے کر دیتا ہے۔

صفوں میں ٹیڑھے پن کی مذمت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نماز میں ہمارے کاندھوں کو پکڑتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ، آگے پیچھے نہ ہوا کرو۔ ورنہ تمہارے دل میں اختلاف ہو جائے گا۔ میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحب عقل و دانش ہوں پھر ان کے قریب پھر ان کے قریب درجہ بدرجہ کھڑے ہوں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سن: تم ضرور ضرور اپنی صفیں سیدھی کیا کرو کہیں ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا فرما دے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا ﷺ ہماری صفیں اس طرح سیدھی فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے انہیں کمان کے ساتھ سیدھا کیا گیا ہے یہاں تک کہ ہم نے یہ بات سیکھ لی۔ پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور قریب تھا کہ آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی دیکھا۔ جس کا سینہ صف سے آگے تھا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم ضرور ضرور اپنی صفیں سیدھی کیا کرو کہیں ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا فرما دے۔

امام کے پیچھے آمین کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، جس شخص کا قول ملائکہ کے موافق ہو گیا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بخاری کی ایک روایت میں ہے جب تمہیں سے کوئی آمین کہتا ہے تو ملائکہ بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں پس دونوں کی آمین میں موافقت ہو جاتی ہے جس سے نمازی کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

قومہ میں کلماتِ حمد

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں ہم نے رسالت مآب ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ایک آدمی نے یہ کلمات پڑھے۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیراً وسبحان اللہ بکرۃً واصیلاً۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور صبح و شام کثرت کے ساتھ حمد اسی کے لیے ہے اور اللہ کی ذات پاک ہے۔

تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کلمات تم میں سے کس نے پڑھے؟ اس شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں نے پڑھے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان کلمات سے بہت حیران ہوا اور ان کے لیے آسمانی دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے جب سے حضور ﷺ سے یہ سنا ہے میں نے یہ کلمات کبھی ترک نہیں کیے۔

حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ تو جب آپ نے رکوع سے سر اقدس اٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو ایک آدمی نے یہ کلمات کہے۔ ربنا ولك الحمد حمداً

کثیرا طیباً مبارکا فیه، اے ہمارے رب حمد تیری ہے کثرت کے ساتھ تیری ذات پاک اور بابرکت ہے۔

توجب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ ان میں ہر کوئی دوسرے سے پہلے ان کلمات کو لکھنے کی کوشش کررہا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوگیا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک اور روایت میں ربنا ولك الحمد کے کلمات بھی منقول ہیں۔

رکوع و سجود میں امام سے سبقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے سر اٹھا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنادے۔

ارکان نماز کو آرام سے ادا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا حضور سرور عالم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرماتے تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا اور فرمایا: لوٹ جاؤ

اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہوا۔ اورآپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایااور فرمایا لوٹ جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہوا اورآپ کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایااور فرمایا لوٹ جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس شخص نے دوسری یا تیسری بار میں عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجیۓ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ روہو کر تکبیر کہو پھر جو آسان لگے وہ قرآت کرو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر قومہ کرو کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ جلسہ کرو۔ پھر دوبارہ اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ اور تمام نماز اس طرح اطمینان کے ساتھ ادا کرو۔

اور ایک روایت میں ہے: تو اس شخص نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس کے نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس سے بہتر نہیں کر سکتا آپ مجھے نماز سکھا دیجیۓ اور اس روایت میں ایک سجدہ کا ذکر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ چہرہ اقدس پھیر کر فرمایا، اے فلاں تو اپنی نماز کو بہتر کیوں نہیں کرتا؟ جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو اسے توجہ کرنی چاہیے کہ وہ کس طرح نماز ادا کررہا ہے کیونکہ وہ نماز اپنے لیے پڑھتا ہے اور پھر فرمایا میں اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی مسلمان وضو کرے اور وہ وضو میں مبالغہ کرے اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو اور وہ جانتا ہو جو نماز میں پڑھ رہ ہے تو وہ فارغ ہوتے ہی وہ ایسے ہے جیسے اسے ماں نے ابھی جنا ہے۔

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے جو دوران نماز اپنی آنکھیں آسمان کی طرف بلند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اس بارے میں سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ضرور ضرور اس سے باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: لوگ ضرور بالضرور نماز میں دعاء کے وقت اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ضرور ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں وہ ضرور اس سے باز آجائیں ورنہ انکی آنکھیں ان کو نہیں لوٹائی جائیں گی۔

نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں التفات کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نماز میں خلل ہے جو شیطان بندے کی نماز میں خلل ڈالتا ہے۔

جائے سجدہ سے کنکریاں ہٹانا

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز پڑھتے ہوئے جائے سجدہ سے کنکریاں نہ اٹھاؤ، اگر ضروری ہو تو صرف ایک بار ہٹالو۔

نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا اور مسلم شریف کا الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ مرد پہلوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے نماز پڑھے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا

حضرت ابو جہیم عبداللہ بن حارث بن الصمۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتا چل جائے کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس سال تک رک جانا اس کے آگے گزرے سے بہتر ہو گا۔ ابو نصر کہتے ہیں مجھے یہ یاد نہیں آپ ﷺ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس ماہ یا سال۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے کہ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سترہ کی طرف نماز پڑھو اور کوئی آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے روکو اگر وہ انکار کرے تو اس پر سختی کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ کسی کو سامنے سے گزرنے نہ دے اور اس کو استطاعت کے مطابق روکے۔ پھر بھی اگر وہ انکار کرے تو اس پر سختی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

عمداً نماز ترک کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اکثر طور پر صحابہ سے پوچھتے تھے کیا تم نے کوئی خوب دیکھا ہے؟ تو جس کو خواب آیا ہوتا وہ عرض کر دیتا۔ آپ ﷺ اسے سن کر اس کی تعبیر اللہ کی مشیت کے مطابق بیان فرما دیتے۔ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ کل رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لیے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا، پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو، آگے

بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا۔ (عوف نے) بیان کیا کہ بعض دفعہ ابورجاء (راوی حدیث) نے «فیشق» کہا، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ (اس طرح برابر ہو رہا ہے) فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو، (ابھی کچھ نہ پوچھو) چنانچہ ہم آگے چلے پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ اس میں شور و آواز تھی۔ کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور یہ تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر

رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا وہ پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بد صورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ تا تھا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان میں بہت لمبا ایک شخص تھا، اتنا لمبا تھا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف سے بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے یہ بچے کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو آگے چلو فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھئیے ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا۔ وہ ہمارے لیے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ تو نہایت

خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بدصورت۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جاسکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں۔ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتائیں گے۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا، جو دنیا میں پھیل جاتی اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زناکار مرد اور عورتیں تھیں وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سود کھانے والا ہے اور وہ شخص جو

بد صورت ہے اور جہنم کی آگ بھڑ کا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی ہے اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مشرکین کے بچے بھی (ان میں داخل ہیں) اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بد صورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔

باب 5

نوافل کا بیان

شب وروز میں بارہ رکعت

حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص فرائض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعات نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کا جنت میں گھر بنائے گا یا فرمایا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

مسلم شریف میں ان کی تفصیل یہ ہے کہ ظہر کے فرائض سے پہلے چار، بعد میں دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو، اور فجر سے پہلے دو رکعت ہیں۔

فجر کی دو سنتوں کا مقام

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو سنتیں دنیا اور مافیھا سے بہتر ہیں۔

امام بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فلر کی دو رکعتیں پوری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعتوں کی جتنی پابندی کرتے تھے اتنی کسی اور چیز کی نہیں کرتے تھے۔

نماز وتر کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی یہ خوف کرے کہ میں رات کے آخری حصے میں بیدار نہ ہو سکوں گا تو اسے چاہیئے کہ وہ وتر رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرے اور جسے اعتماد ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو سکتا ہے تو اسے وتر آخری حصہ میں ادا کرنا چاہیے کیونکہ رات کا آخری حصہ مشہود ہے اور یہ افضل ہے۔

سونے کے وقت دعا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو نماز کا سا وضو کرو، پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ پڑھتے ہوئے سو جاؤ۔

اَللّٰهُمَّ اِنی اَسْلَمتُ وجهی الَیكَ وَفَوَّضَتُ اَمری الَیك وَاَلْجأتُ ظهری الَیكَ رغبة وَرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا ملجاءَ وَلَا منجا مِنكَ اِلّا اِلیكَ اللهم آمنتُ بِكتَابِكَ الذّی اَنْزلتَ وَنَبِیك الَّذِی ارسَلْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی۔ اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا معاملہ تجھے سونپا تجھ سے تیرے شوق و خوف میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں تیری نازل کردہ کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔

تو اگر تمہیں اس رات موت آگئی تو اسلام پر موت آئے گی راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات آپ کی خدمت میں دہراتے ہوئے "نبیك" کی جگہ "رسولك" پڑھا تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔

امام بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ تمہیں اگر اس رات موت آگئی تو اسلام پر موت آئے گی اور اگر تم نے صبح کی تو اچھی صبح کی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت ہے کہ آپ نے ابن اعبد سے فرمایا کیا: کیا میں تجھے اپنے اور فاطمہ کے بارے میں بیان نہ کروں اور فاطمہ کے ساتھ آپ کو دوسروں سے زیادہ پیار تھا اور وہ میرے نکاح میں تھی۔ میں نے کہا کیوں نہیں مجھے ضرور آگاہ فرمایئے تو آپ نے فرمایا: فاطمہ چکی پیستی تھیں حتی کہ اس کے ہاتھوں پر اس کے نشان تھے اور مشکیزہ کے ذریعے پانی اٹھاتے اٹھاتے ان کے گلے اور سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی میں ان کے

کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں کچھ خدام آئے تو میں نے فاطمہ سے کہا آپ اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہو کر خادم کے بارے میں عرض کریں۔ لہذا وہ آپ کے پاس حاضر ہوئیں۔ چونکہ آپ کے پاس وفد آیا ہوا تھا لہذا واپس لوٹ آئیں دوسرے دن نبی اکرم خود ان کے پاس تشریف لائے۔ پوچھا فاطمہ تیری کیا ضرورت تھی؟ وہ تو خاموش رہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیان کرتا ہوں چکی پیس پیس کر ان کے ہاتھوں میں چھالے ہو گئے ہیں پانی کا مشکیزہ اٹھا اٹھا کر ان کا کاندھا زخمی ہو گیا ہے۔ تو میں نے ہی انہیں کہا تھا کہ آپ حضور ﷺ کے پاس جاکر خادم کے لیے عرض کریں کیونکہ ان دنوں آپ کے پاس خدام آئے ہوئے ہیں تاکہ بوجھ کم ہو جائے تو آپ نے فرمایا: ترجمہ: اے فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہ اپنے رب کے فرائض اور گھر کے فرائض خود نبھا اور جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر، یہ سو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے۔ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی اور مطمئن ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکاۃ کا محافظ مقرر فرمایا تو ایک شخص رات کو آیا اس نے وہاں سے جھولی بھرنا شروع کر دی میں نے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں حضور کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا میں نہایت غریب و محتاج ہوں مجھ پر قرض ہے، میرے گھر کے افراد بھوکے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو سرور کونین ﷺ نے مجھے فرمایا: تیرے پچھلی رات والے چور کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ سخت حاجتمندی اور اپنے بال بچوں کی بات کرتا تھا اس لیے میں نے ترس کھاتے ہوئے چھوڑ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے

جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا۔ آپ کے فرمان کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا۔ میں انتظار میں رہالہذا وہ دوبارہ آیا اور اس نے جھولی بھرنی شروع کی تو میں نے پکڑ لیا حتیٰ کہ تیسری دفعہ پھر ایسا ہی ہوا۔ میں نے اسے کہا کہ اب تجھے میں ضرور حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کروں گا، تو بار بار کہتا ہے میں نہیں آؤں گا اور تو پھر آجاتا ہے وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ میں نے پوچھا وہ کون سے کلمات ہیں؟ (کہنے لگا) جب تو بستر پر جائے تو اس وقت آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم کی تلاوت کر لیا کر اس کی برکت سے تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ عطا ہو گا۔ جس کی وجہ سے صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا تیرے چور کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس نے کچھ کلمات بتائے جس کی وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے عرض کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ جب تو بستر پر جائے تو اس وقت آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم کی تلاوت کر لیا کر اس کی برکت سے تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ عطا ہو گا۔ جس کی وجہ سے صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا تو نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بہت زیادہ جھوٹا ہونے کے باوجود اس نے سچی بات کی۔ اے ابوہریرہ! تم جانتے ہو تین دن سے تم کس سے بات کر رہے تھے؟ میں نے عرض کی نہیں میں نہیں جانتا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

بیدا ہوتے وقت دُعا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رات کی نیند سے بیدا ہو وہ یہ کلمات پڑھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَغْفِرْلِی،

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور حمد اسی کے لائق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں برائی سے بچنے اور نیکی کی قوت اللہ کے سوا نہیں اے اللہ مجھے معاف فرمادے۔

اس کے بعد جو دُعا کرے وہ قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول کرلی جائے گی۔

رات کا قیام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ جب تم سوتے ہو تو شیطان تمہارے سر کے پیچھے گدی پر تین گانٹھیں لگاتا ہے اور ہر گانٹھ کے ذریعے تھپکی دیتا ہے کہ ابھی بڑی رات ہے سوجا اگر آدمی بیدار ہوکر ذکر الٰہی میں مصروف ہوجائے تو ان میں ایک گانٹھ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری گانٹھ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور انسان بڑی خوشی و فرحت میں صبح کرتا ہے ورنہ سست و پریشان حال میں صبح کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ حبیب خدا ﷺ راتوں کو اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوج جاتے۔ تو آپ سے عرض کی گئی یارسول اللہ! آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں؟

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ راتوں کو قیام فرماتے یا فرمایا کہ راتوں کو نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک یا پنڈلیاں مبارک سوج جاتی تو آپ سے عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے تو میں نے عرض کی۔ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں؟

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور

ان کا یہ معمول تھا کہ آدھی رات سوتے، تیسرے پہر عبادت کرتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے اگر کوئی آدمی اسے پالے اور وہ اللہ سے دنیا اور آخرت میں سے جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالی اس کو عطا فرمادے گا۔ اور یہ روزانہ ہر رات آتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا اور وہ رات اور دن کے حصہ میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ رات اور دن کے حصہ میں اسے خرچ کرتا ہے۔

حالت نیند میں نماز

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آجائے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے کیونکہ اس حال میں نماز جاری رکھنے میں اس بات کا امکان ہے کہ استغفار کی جگہ اپنی برائی ہی نہ کردے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کسی کو نماز میں اونگھ آجائے تو اسے چاہیئے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اسے یہ علم ہو جائے کہ کیا پڑھ رہا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو اور اس کی زبان پر قرآن کی تلاوت (نیند کی وجہ سے) رک جائے اور وہ اور نہ جانے کہ وہ کیا پڑھ رہا تو اسے چاہیئے کہ وہ سو جائے۔

رات کو قیام نہ کرنے کی مذمت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو پوری رات صبح تک سویا رہتا ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا جو رات کا قیام کیا کرتا تھا۔ پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔

صبح و شام کے اذکار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو۔ اللھم انت ربی لاالہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عھدك ووعدك ما استطعت اعوذبك من شرما صنعت ابؤ لك بنعمتك علی وابؤ بذنبی فاغفرلی فانه لایغفر الذنوب الا انت۔ ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں۔ میں جہاں تک ممکن ہے تیرے عہد و وعدے کی حفاظت کرنے والا ہوں میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس شے کے شر سے جسے میں

نے بنایا۔ میں اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف فرمانے والا نہیں۔

جو شخص ان کلمات کو ایمان ویقین کے ساتھ شام کو پڑھے تو اگر وہ اسی رات فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص صبح کو پڑھے تو اگر وہ اسی دن فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کیبارگاہ میں آیا اور عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھے پچھلی رات بچھو نے ڈس لیا ہے جس سے مجھے تکلیف ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو تجھے وہ نقصان نہ دیتا: اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔ میں مخلوق کے شر سے اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام سو دفعہ "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھے تو قیامت کے دن اس بہتر عمل کوئی شخص بھی نہیں لائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس کی مثل یہ کلمات پڑھے ہوں یا اس سے زائد پڑھے ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ سو بار یہ کلمات پڑھے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر۔ ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور شام تک اسے شیطان سے حفاظت نصیب ہوتی ہ قیامت کے دن اس بہتر عمل کوئی شخص بھی نہیں لائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زائد یہ کلمات پڑھے ہو۔

رات کے وظیفہ کی قضاء

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیدار نہ ہونے کی وجہ سے رات کو تلاوت و وظائف نہ پڑھ سکا تو وہ فجر اور ظہر کے درمیان ان کو پڑھ لے تو اس کے لئے وہی ثواب لکھا جائے گا گویا کہ اس نے ان کو رات میں ہی پڑھا ہے۔

نماز چاشت کی فضیلت:۔

ا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین وصیتیں فرمائیں۔ ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کی، چاشت کی دو رکعت نماز ادا کرنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔

۲۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ ہے۔ اور ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمد للہ) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ) صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے (اللہ اکبر) نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان تمام کے برابر ثواب ان دو رکعتوں کا ہے جو بندہ چاشت کے وقت ادا کرے۔

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے پیارے حبیب علیہ السلام نے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ جب میں زندہ ہوں ان کو ہر گز نہ چھوڑوں۔ ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کی، چاشت کی دو رکعت نماز ادا کرنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔

نماز استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں معاملات میں استخارہ کرنے کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کر لے تو فرض کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے اور پھر یہ دُعا پڑھے: اللهم انی استخيرك بعلمك و استقدرك بقدرتك واسئالك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علامه الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خيرلی فی دينی ومعاشی وعاقبة امری فاقدره لی ویسره لی ثم بارك لی فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شرلی فی دينی و معاشی وعاقبة امری فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخير حيث كان ثم ارضنی به۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے تیرے علم کے مطابق تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تجھ سے طاقت مانگتا ہوں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قادر ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو اس معاملہ میرے لیے دین و دنیا، معاش اور عاقبت کے لحاظ سے خیر جانتا ہے تو مجھ کو اس پر قدرت عطا فرما اور میرے لیے یہ آسان فرما اور اس میں برکت دے اور اگر تو اس معاملہ میں میرے دین و دنیا معاش اور عاقبت کے لحاظ سے شر جانتا ہے ہے تو اس کو مجھ

سے دور کر دے۔ مجھے اس سے دور کر دے اور مجھے خیر پر قدرت عطا فرما جہاں بھی خیر ہے اور مجھے اس پر راضی کر دے اور پھر اپنی حاجت اور ضرورت کا نام بھی لے۔

باب 6

نماز جمعہ کا بیان

فضیلت جمعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کی ادائیگی کے لیے گیا۔ خطبہ و وعظ اچھی طرح سنا اور خاموشی اختیار کی تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ اور اس سے زائد تین دن تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو کنکریاں ہٹائے تو اس نے اجر ضائع کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ایک رمضان دوسرے رمضان تک ان تمام تمام گناہوں کا کفارہ جو ان کے درمیان ہوئے مگر جبکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔

جمعہ کے لیے چلنا

حضرت عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی ادائیگی کے لیے جارہا تھا تو میری ملاقات حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حبیب خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیں گے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھی طرح پاکیزگی حاصل کی اور تیل

اور خوشبو لگائی۔ پھر دو نمازیوں کے درمیان نہ گھسا۔ پھر فرض نماز ادا کی۔ خاموش ہو کر امام کی گفتگو سنی اور تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

جمعہ اور تخلیق آدم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ اس ی دن وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن اس سے جنت سے تشریف لائے۔

خصوصی گھڑی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے، جس میں اگر کوئی مسلمان حالت نماز میں ہوتے ہوئے اس کے موافق ہو جائے اور وہ اللہ سے جس شے کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اس گھڑی کے قلیل ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ الاشعری سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے پوچھا کیا تم نے اپنے والد کو جمعہ کے دن خصوصی وقت کے بارے میں رسول اللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔ میرے والد گرامی نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ وقت خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کی ادائیگی کے درمیان ہے۔

غسل جمعہ اور خوشبو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: ہر بالغ مرد پر جمعہ کے دن غسل و مسواک لازم ہے اور حسب توفیق خوشبو بھی لگائے۔

جمعہ کے لیے جلدی جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا۔ پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے روانہ گویا اس نے اونٹ صدقہ کیا جو دوسری گھڑی آیا تو گویا اس نے گائے صدقہ کی جو تیسری گھڑی میں آیا تو گویا اس نے مینڈھا صدقہ کیا اور جو چوتھی گھڑی میں آیا تو گویا اس نے مرغی صدقہ کی اور جو پانچویں گھڑی میں آیا تو گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا اور جب خطیب خطبہ کے لیے آجاتا ہے تو ملائکہ حاضر ہو جاتے ہیں اور وہ توجہ سے ذکر سنتے ہیں۔

دوران خطبہ خاموشی کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے دوران خطبہ کسی کو خاموش ہونے کا بھی کہا تو نے یہ لغو عمل کیا۔ (یعنی اجر ضائع کرنے والا ہے۔)

جمعہ چھوڑنے پر وعید

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تارکین جمعہ کے بارے میں فرمای: میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان کے گھروں کو جلادوں جو جمعہ ادا کرنے نہیں آئے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: لوگ ضرور بالضرور جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں۔ ورنہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر لگادے گا۔ اور پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

باب 7

صدقات کا بیان

فرضیت زکوۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید و رسالت کی گواہی، نماز قائم کرنا ، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اس طرح کہ اس کا کوئی شریک نہ بناؤ۔ نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی۔ یارسول اللہ! میری ایسے عمل پر رہنمائی فرمایئے جب میں اس کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اس طرح کہ اس کا کوئی شریک نہ بناؤ۔ نماز قائم کرو، فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ تو اس نے کہا۔ اللہ کی قسم! میں اس پر نہ اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی للہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے نماز و زکوۃ کی ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

زکوۃ ادا نہ کرنے پر عذاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی سونے چاندی والا نہیں جو اس کا حق (زکوۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کے لیے آگ کے پترے بنائے جائیں گے پھر ان کو دوزخ کی آگ میں دھونکا جائے گا جس سے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو وہ دوبارہ لوٹائے جائیں گے یہ اس دن ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے حتی کہ بندوں میں فیصلہ کر دیا جائے گا تو یہ جنت یا دوزخ کا اپنا راستہ دیکھے گا عرض کیا گئی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو اونٹ؟ فرمایا ایسا کوئی اونٹ والا نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے اور ان کا حق انہیں گھاٹ پر لانے کے دن دوھنا بھی ہے اگر جب قیامت کا دن ہو گا تو یہ ان اونٹوں کے سامنے کھلے میدان میں اوندھا ڈالا جائے گا جن میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا یہ اونٹ اسے اپنے سم سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے جب اس پر پہلا اونٹ گزرے گا تو پچھلا اونٹ واپس ہو گا۔ یہ اس دن ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا تو یہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دیکھے گا عرض کیا گئی ۔یارسول اللہ! پھر گائے بکریاں ؟ فرمایا ایسا کوئی گائے اور بکریاں والا نہیں جو ان کا حق (زکوۃ) نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کے سامنے کھلے میدان میں الٹا ڈالا جائے گا جن میں سے کوئی جانور کم نہ ہو گا ان میں نہ تو کوئی ٹیڑھے سینگ والا ہو گا نہ نبڑا۔ یہ

اسے اپنے سینگ گھونپیں گے اور کھروں سے روندیں گے جب بھی پہلا گزرے گا تو پچھلا واپس ہو گا یہ اس دن ہو تا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا تو یہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دیکھے گا عرض کیا گئی ۔یارسول اللہ ! تو گھوڑا؟ فرمایا کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک کے لیے گھوڑا گناہ ہے دوسرے کے لیے آڑ تیسرے کے لیے ثواب۔ جس کے لیے گھوڑا گناہ ہے وہ تو وہ شخص جو دکھلاوے شیخی اور مسلمانوں کی عداوت کے لیے گھوڑا باندھے اس کے لیے گناہ۔ اور جس کے لیے گھوڑا پردہ ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے لیے گھوڑا باندھے پھر اس کی پیٹھ اور ان کی گردنوں میں اللہ کا حق نہ بھولے وہ گھوڑے اس کا پردہ ہیں لیکن وہ گھوڑے جو اس کے لیے ثواب ہیں وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے لیے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھے تو وہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں کچھ نہیں کھاتے مگر جس قدر کھاتے ہیں اسی قدر اس کے حق میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کے لید و پیشاب کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایسا نہیں ہو تا کہ وہ گھوڑے اپنی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلوں پر چڑھ جائیں مگر اللہ ان کے نشان قدم اور لید کی بقدر نیکیاں لکھتا ہے اور ان کا مالک انہیں لے کر کسی نہر پر نہیں گزرتا جس سے وہ کچھ پی لیں حالانکہ مالک پلانے کا ارادہ بھی نہ کرتا ہو مگر اللہ ان کے پینے کی بقدر نیکیاں لکھتا ہے عرض کیا گئی۔ یارسول اللہ !تو گدھے ؟ فرمایا گدھوں کے متعلق اس جامع آیت کے سوا کچھ حکم نازل نہ ہوا۔(فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔) جو ذرہ بھر نیکی کرے اسے دیکھے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ دیکھے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو انٹوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کے اونٹ اصل تعداد سے بڑھ جائیں گے اور مالک کو چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ اسے اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندتے ہوئے گزریں گے اور جو گائے والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ اصل تعداد سے زیادہ ہو جائیں گی۔ مالک کو چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور وہ سینگوں اور پاؤں سے کچلتی ہوئی گزر جائیں گی۔ جو بکریوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ اصل تعداد سے زیادہ ہو جائیں گی اور مالک کو چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور وہ سینگوں اور پاؤں سے کچلتی ہوئی گزر جائیں گی۔ اور ان میں کوئی ٹوٹی ہوئی سینگوں والی نہیں ہو گی۔

اور جو خزانے والا اس کا حق ادا نہیں کرے گا تو اس کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے ہوئے اس کے پیچھے دوڑے گا مالک بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا کہ اپنا خزانہ لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں جب مالک کو کوئی بھاگنے کی راہ نظر نہ آئے گی تو وہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور سانپ اسے اونٹ کے چبانے کی طرح چبا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن اس نے زکوۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کے

مال کو بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا دیا جائے گا وہ سانپ اس کی گردن میں لپیٹ دیا جائے گا پھر وہ اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال ہوں میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی: ولا یحسبن الذین یبخلون الایۃ۔ وہ لوگ ہرگز گمان نہ کریں جو بخل کرتے ہیں۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں قریش کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا تو وہاں ایک شخص آیا جس کے موٹے اور کھردرے کپڑے اور چہرہ وجیہہ تھا اس نے لوگوں کو سلام دیا اور کھڑے ہو کر کہا: مال جمع کرنے والوں کے لئے اس پتھر کی بشارت ہو جسے دوزخ میں گرم کیا جائے گا اور اس پتھر کو ان کی چھاتی کی نوک پر رکھا جائے گا۔ حتی کہ وہ شانہ کی ہڈی سے نکلے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے نکلے گا۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گیا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون تھا؟ میں نے ان سے کہا کہ لوگوں نے آپ کی بات کو ناپسند کیا ہے۔ کہنے لگے یہ بے عقل ہیں مجھے میرے پیارے خلیل ﷺ نے فرمایا ہے: میں نے پوچھا آپ کے خلیل کون ہیں؟ فرمایا نبی اکرم ﷺ۔ آپ نے مجھے فرمایا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ میں نے سورج کی طرف دیکھا دن کا کچھ ہی حصہ باقی تھا اور میں یہ سمجھا کہ شاید مجھے آقا علیہ السلام کسی کام روانہ فرمانے والے ہیں میں نے عرض کی۔ ہاں! یارسول اللہ! تو آپ نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کی مقدار سونا ہو تو اس کو تین دینار کے علاوہ تمام صدقہ کر دوں۔

یہ لوگ عقل مند نہیں یہ مال جمع کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں ان سے نہ دنیا کے بارے میں سوال کروں گا اور نہ دین کے بارے میں حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل سے جا ملوں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اس نے کہا مال جمع کرنے والوں کے لئے ان کی پیٹھوں میں پتھر کی بشارت ہو جو ان کے پہلوؤں سے نکلے گا اور مال جمع کرنے والوں کے لئے گدی کی طرف سے پتھر کی بشارت ہو جو ان کی پیشانیوں سے نکلے گا۔ پھر وہ ایک جانب جا کر بیٹھ گئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا۔ یہ صحابی رسول حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں ان کے پاس گیا اور عرض کی میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ سے کیا سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے تو وہی کہا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے راوی فرماتے ہیں پھر میں نے عرض کی۔ آپ اس وظیفے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اسے لے لو کیونکہ آج کے دور میں یہ بطور معاونت ہے جب یہ مال تمہارے دین کا معاوضہ بن جائے تو اس وقت نہ لینا۔

حفاظت صدقات میں تقویٰ و دیانت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خازن امین مسلمان وہ ہے جو حکم کے مطابق اور خوش دلی کے ساتھ منتقل کر دے اور اسے مال دے دے جسے دینے کا حکم دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جس کو ہم نے عامل مقرر کیا اور اس نے ہم سے دھاگہ یا اس سے کم درجہ چیز چھپائی تو یہ خیانت ہے کل قیامت کے دن وہ اس کو لائے گا۔ ایک حبشی انصاری آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے دوبارہ آگاہ فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا وجہ ہے؟ عرض کی میں نے آپ سے ایسا ایسا سنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے ابھی یہ بات کہی ہے تم میں سے جسے ہم عامل مقرر کریں تو اسے چاہیئے کہ

وہ قلیل و کثیر تمام چیزوں کو لے کر آئے۔ پھر جو اسے دیا جائے وہ لے لے اور جس سے منع کیا جائے اس سے باز آ جائے۔(المسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ازدی آدمی کو عامل مقرر فرمایا جسے ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا جب وہ صدقہ لے کر واپس آئے تو انہوں نے کہا یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ کے طور پر دیا گیا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عامل بناتا ہوں تم واپس آ کر کہتے ہو یہ تمہارا حصہ ہے اور یہ میرا ہدیہ مجھے دیا گیا ہے تو وہ کیوں نہیں ہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ جاتا تو اسے وہ ہدیہ ملتا؟ اللہ کی قسم !تم سے کوئی بھی بغیر حق کے کچھ بھی نہ لے۔ ورنہ تم بروز قیامت وہ چیز اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آؤ گے میں ضرور تم سے ہر ایک کو پہچانوں گا جو سر پر آواز نکالتا ہوا اونٹ ، شور ڈالتی ہوئی گائے اور چیختی ہوئی بکری اٹھا کر لائے گا پھر آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اٹھا دیئے حتی کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی زیارت کا شرف پایا اور فرمایا: اے اللہ کیا میں نے حکم پہنچا دیا؟

گداگری کی مذمت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: مانگنا اگر تم میں کسی کے ساتھ ہمیشہ کی عادت ہو جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکرا بھی نہ ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مال میں اضافے کی خاطر مانگتا ہے وہ آگ کے انگاروں کا سوال کرتا ہے خواہ وہ کم کرے یا زیادہ۔

حضرت ابو عبدالرحمن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم نے انہی دنوں بیعت کی تھی ۔عرض کی یا رسول اللہ! تحقیق ہم نے آپ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے ہاتھ بڑھائے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ اب کس پر بیعت کریں؟ تو فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کروگے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے۔ پانچ نمازیں ادا کروگے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروگے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی شے کا سوال نہیں کروگے۔ تو میں نے اس جماعت میں بعض ساتھیوں کو اس کے بعد دیکھا کہ اگر ان کا چابک سواری کی حالت میں گر جاتا تو وہ اس کے اٹھا کر دینے کے بارے میں بھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے۔

خرچ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا میں نے پھر سوال کیا آپ ﷺ نے پھر مجھے عطا فرمایا میں نے پھر سوال کیا آپ ﷺ نے پھر مجھے عطا کیا اور پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور جس نے نفس کو ذلیل کئے بغیر (بن مانگے یا دینے والے کی خوشی) اسے لیا اس کے مال میں برکت ہوگی اور جس نے نفس کو ذلیل کرکے لیا

(یعنی مانگ کر) اس کے مال میں یہ برکت نہیں اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کے بعد کسی سے بھی موت تک سوال نہیں کروں گا۔ پھر جب ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وظیفہ دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے وظیفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح حضرت عمر نے وظیفہ دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے وظیفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما۔ یا اے مسلمانو! میں حضرت حکیم پر ان کا حق پیش کرتا ہوں جو اللہ نے ان کے لئے اس مال غنیمت میں سے تقسیم فرمایا لیکن یہ لینے سے نکار کر رہے ہیں تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ السلام کے بعد کسی سے بھی سوال نہ کیا یہاں تک آپ کی وفات ہو گئی۔

تین اشخاص کے لیے سوال جائز ہے

حضرت ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بڑی رقم کا مقروض ہو گیا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس بارے میں آپ سے سوال کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے پاس ٹھہر جاؤ۔ جب صدقہ کا مال آتا ہے تو ہم آپ کو دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا: اے قبیصہ! تین اشخاص کے علاوہ کسی کے لیے سوال جائز نہیں ایک جو مقروض ہو اس کے لیے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے دوسرا وہ شخص جس کے مال کو کوئی آفت ناگہانی پہنچی جس سے اس کا مال برباد ہو گیا اس کے لیے اتنا سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کا گزارہ ہو جائے تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ

ہوا اور اس کے قبیلہ کے تین عقلمند اشخاص اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی یہ فاقہ زدہ ہے تو اس کے لیے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے۔ اے قبیصہ جو ان کے علاوہ سوال کر کے کھاتا ہے تو اس کے لئے سوال کرنا بھی حرام ہے اور وہ کھانا بھی حرام ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اور آپ ﷺ نے صدقہ اور سوال کرنے سے بچنے کا ذکر کیا پھر فرمایا: الید العلیا خیر من الید السفلی، اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اور س سے ابتدا کرو جو تمہارے زیر کفالت ہے اور افضل ترین صدقہ وہ جس میں صدقہ کے بعد اپنے پاس بھی گزارنے کے لیے ہو۔ جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے گا۔ جو شخص مستغنی ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے غنا عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسالت مآب ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔ پھر انہوں نے دوبارہ سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں پھر عطا فرمایا۔ یہاں کہ آپ کے پاس موجود تمام مال ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب اگر میرے پاس مال ہوتا تو تمہیں دینے سے اب بھی گریز نہ کرتا جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے گا۔ جو شخص مستغنی

ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے غنا عطا فرماتا ہے۔ جس نے صبر کیا اسے اللہ تعالیٰ صبر عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر عطا نہیں فرمائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا: لیس الغنی من کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس۔ غنا کثرت مال کا نام نہیں بلکہ دل کے غنی ہونے کا نام ہے۔

چار چیزوں سے پناہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول خدا ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اللّٰھُم اِنّی اَعوبكَ مِنْ عِلْم لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلبٌ لا یخشع وَمِنْ نفسِ لا تشبعُ وَمِنْ دَعوَۃٍ لَّا یستجابُ لھا۔ ترجمہ: میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور اس دل سے پناہ مانگتا ہوں جس خشوع اختیار نہ کرے اور اس نفس سے پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو۔

حاجت مند کی تعریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا حاجت مند اور مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک لقمہ، دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجوریں لینے کے ان کے گرد چکر لگاتا ہے۔ البتہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا نہیں جو اسے بے نیاز کر دے اور نہ اس کی مسکینی کا پتہ چلے (سفید پوش ہو) تاکہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرتا ہے۔

کامیاب مومن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اسے کافی ہونے والا رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے عطا کردہ رزق پر قناعت عطا فرما دی۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اے بندے تیرے لیے ضرورت سے زائد شے کا خرچ کر دینا ہی بہتر اور اگر تو روکے گا تو تیرے لیے شر ہے۔ اور تجھ پر ضرورت کا خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور اس سے ابتدا کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو۔ ور اوپر والا ہاتھ نیچے ولاے ہاتھ سے بہتر ہے۔

خود کاروبار کرنا

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کلہاڑا لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گھٹا لائے اور اسے بیچے اور اس سے اللہ اسے مانگنے سے بچالے تو یہ اس کے لئے لوگوں سے سوال کرنے سے وہ چاہیں تو دیں یا نہ دیں،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گھٹا لاد کر لائے تو یہ اس کے لئے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے وہ چاہیں تو دیں یا نہ دیں۔

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کسی نے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کمائی کبھی نہیں کھائی اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے۔

چمٹ کر سوال کرنا

حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مانگنے میں اصرار نہ کیا کرو، اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بھی مجھ سے کوئی چیز مانگے اور اس کا مانگنا مجھ سے کوئی چیز نکال لے اور میں اس ناپسند کروں اس کو میرے عطا کردہ مال میں برکت نصیب نہیں ہوتی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میں خازن ہوں جسے میں خوشی سے دوں تو اس میں اس کے لیے برکت دی جائے گی اور جسے میں اس کے مانگنے اور حرص کی وجہ سے دوں تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

بغیر سوال کے چیز کا لینا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا آپ یہ چیز مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو عطا فرمادیں یہاں تک ایک مرتبہ آپ نے مجھے مال دیا، تومین نے عرض کی آپ یہ چیز مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو عطا فرمادیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو اور جو مال تمہارے پاس بغیر طمع اور بن مانگے آئے اسے لے لیا کرو اور س سے فائدہ اٹھاؤ کھالو یا صدقہ کردو اور جو اس طرح نہ آئے تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ۔ حضرت سالم بیان کرتے ہیں اسی وجہ سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کسی سے سوال نہ کرتے اور جو چیز آپ کو عطا کی جاتی اسے نہ لوٹاتے۔

فضیلت صدقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے پاکیزہ مال سے کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ

مال کو ہی قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے مبارک دائیں دستِ قدرت سے قبول فرماتا ہے پھر اس کو صدقہ کرنے والے کے لئے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی واقع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بندے کے معاف کرنے کے سبب اس کی عزت میں ہی اضافہ فرماتا ہے۔ اور جو اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا رہتا ہے ہائے میرا مال ہائے میرا مال۔ حالانکہ اس کے مال ہونے کی تین صورتیں ہیں۔ جو اس نے کھالیا وہ فنا ہو گیا جو اس نے پہن لیا وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا اور جو اس نے صدقہ کر دیا وہ اس کے لیے ذخیرہ ہو گیا۔ جو اس کے علاوہ مال ہے تو وہ ورثاء کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو ؟ انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا مال تو وہ ہے جسے آگے بھیجا۔ (صدقہ کر دیا) پیچھے رہنے والا مال ورثا کا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی لق و دق صحراء سے گزر رہا تھا کہ اس نے بادل میں ایک آواز

سنی: فلاں شخص کے باغ کو سیر اب کر دو۔ پس بادل کا ایک ٹکڑا وہاں سے الگ ہوا اور اءک پتھریلی زمین پر پانی برسایا پھر ساری نالیوں میں سے ایک نالی نے وہ سارا پانی جمع کر لیا تو اس شخص نے پانی کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے باغ میں کھڑا اپنے کدال سے پانی ادھر ادھر پھیر رہا تھا اس سنے باغبان سے کہ: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس اپنا نام بتایا تو یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ باغبان نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل میں جس کا پانی برس کر تیرے باغ آیا ہے تیرا نام سنا تھا کوئی کہہ رہا تھا فلاں کے باغ کو سیر اب کر و وہ تیرا م ہی نام تھا جو تو نے مجھے بتایا۔ تم اس باغ میں کیا عمل کرتے ہو؟ تو اس نے کہا: بہر حال جب تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو سنو میرے اس باغ سے جتنی پیداوار ہوتی ہے تو اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کرتا ہوں اس کا ایک تہائی حصہ میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور اس کا ایک تہائی حصہ اگلی فصل تیار کرنے کے لئے دوبارہ باغ میں لگا دیتا ہوں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر شخص اللہ تعالی سے کلام کرے گا اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ جب بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اگلے پچھلے اعمال نظر آئیں گے اور جب بندہ بائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اگلے پچھلے اعمال نظر آئیں گے۔ اور جب سامنے دیکھے گا تو سوائے آگ کے کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہذا اس آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا اکا صدقہ کر کے بچو۔

ایک اور روایت میں ہے تم میں سے جو بھی اس آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہی سہی اسے چاہیئے کہ وہ اس کے ذریعے بچ جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کے ساتھ دی جنہوں نے لوہے کی زرہیں پہن رکھی ہوں اور جن کے ہاتھوں کو سینے اور گلے تک باندھ دیا گیا ہو۔ جب صدقہ دینے والا صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس قدر کشادہ ہو جاتی ہے کہ اس کے پورے بدن حتیٰ کہ پوروں تک پھیل جاتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے اور وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ کی راہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ تو وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے وہ صدقہ چور کے ہاتھ میں رکھ دیا تو جب لوگوں نے صبح کی تو وہ باتیں کر رہے تھے کہ تم نے چور کے ہاتھ پر صدقہ کر دیا ہے تو اس نے عرض کیا اے اللہ ! تیرے لئے حمد ہے۔ میں اب پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے وہ صدقہ زانیہ کے ہاتھ میں رکھ دیا تو جب لوگوں نے صبح کی تو وہ باتیں کر رہے تھے کہ تم نے کل رات زانیہ پر صدقہ کیا ہے تو اس نے عرض کیا اے اللہ تیرے لیے حمد ہے میں پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے وہ صدقہ مالدار کے ہاتھ میں رکھ دیا تو جب لوگوں نے صبح کی تو وہ باتیں کر رہے تھے کہ تم نے مالدار پر صدقہ کیا ہے تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے میں چور، زانیہ اور مالدار پر صدقہ کر بیٹھا ہوں۔ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور بتایا کہ بہر حال تمہارا چور پر صدقہ کرنا تو شاید وہ چوری سے باز آجائے۔ اور بہر حال زانیہ تو شاید وہ اپنے زنا سے باز آجائے اور بہر حال مالدار تو شاید وہ نصیحت حاصل کرے اور اللہ نے

جو اسے عطا کیا وہ بھی اس میں خرچ کرے۔۔اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی امام بخاری کے ہیں اور اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ (تو اس سے کہا جائے گا: بہر حال تمہارا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے)

بہتر چیز صدقہ کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ مدینہ طیبہ کے انصار صحابہ میں کافی مالدار تھے ان کے کھجوروں کے متعدد باغات تھے ان میں انہیں وہ باغ نہایت ہی محبوب و پسند تھا جس کا نام بیر حاء تھا اور مسجد نبوی کے سامنے تھا: نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جایا کرتے اور اس باغ کے چشمے سے پانی بھی پیتے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(لن تنا البرحتیٰ تنفقوا مما تحبون) تم ہر گز بھلائی نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے(لن تنا البرحتیٰ تنفقوا مما تحبون) تم ہر گز بھلائی نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور مجھے سب سے زیادہ بیر حاء (باغ) پسند ہے۔ بے شک وہ اللہ کے لئے صدقہ ہے۔میں اس کی نیکی اور اللہ کا ہاں اس کے ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں آپ اسے جہاں چاہیں خرچ فرمادیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:بخ ذاك مال رابح ذالك مال رابح۔ بہت خوب! یہ تو بہت فائدہ بخش مال ہے یہ تو بہت فائدہ بخش مال ہے۔

مخفی طور پر صدقہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: سات اشخاص ایسے ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور ان میں ایک وہ شخص ہے جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دائیں نے خرچ کیا ہے

قریبی رشتہ داروں کو دوسروں پر ترجیح دینا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ حضرت زینب الثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خواتین سے فرمایا: اے عورتوں! صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات سے کرنا پڑے۔ میں حضرت عبد اللہ کے پاس واپس گھر واپس آئی اور اپنے خاوند سے کہا کہ تم خالی ہاتھ اور مفلس ہو۔ حضور علیہ السلام نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا ہے تم جاکر حضور علیہ السلام سے معلوم کرو کیا تمہیں دے دینا کافی ہے یا کسی اور کو دینا ضروری ہے۔ حضرت ابن مسعود نے مجھے کہا کہ بلکہ تم خود جاؤ لہذا میں گئی تو میں نے آپ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو دیکھا جنہیں یہی معاملہ درپیش تھا اور رسول اللہ ﷺ کا ہم پر رعب بہت زیادہ تھا (ہم اپنے نبی علیہ السلام کا نہایت ہی ادب و احترام کرتی تھیں) تو حضرت بلال باہر آئے تو ہم نے کہا کہ تم حضور کی خدمت میں عرض کرو کہ وہ خواتین دروازے پر کھڑی ہیں اور پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہم اپنے شوہروں اور ان یتیم بچوں کو صدقہ دے سکتی ہیں جو ہماری گود میں ہیں؟ اور یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ حضرت بلال نے حاضر ہوکر عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو خواتین کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ ایک زینب اور دوسری انصاری خاتون ہے۔ فرمایا: کون سی زینب؟ عرض کی۔ ابن مسعود کی بیوی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے دو اجر ہیں ایک رشتہ داری اور دوسرا صدقے کا۔

قرض دینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگدست پر آسانی پیدا کی تو اللہ تعالی اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا۔

مقروض کو مہلت دینا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک قرضدار کو تلاش کیا اور سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا جب ان کو دوبارہ پایا تو اس نے کہا: بے شک میں تنگ دست ہوں تو آپ نے فرمایا تو یہ بات حلفاً کہتا ہے تو اس نے کہا ہاں حلفاً کہتا ہوں کہ میں تنگ دست ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حبیب خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جسے یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالی اس قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے تو اسے چاہیئے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: پہلی امتوں میں سے ایک شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور پوچھا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو فرشتوں نے کہا تو یاد کر! تو وہ کہنے لگا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے ملازمین سے کہا کرتا تھا کہ وہ مفلس کو مہلت دیں اور مالدار سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے فرشتو! اس سے بھی درگزر کرو۔

اور حضرت حذیفہ سے ہی مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم علیہ السلام سے روایت ہے ایک آدمی فوت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو گیا اس سے پوچھا گیا کہ تم کیا عمل کیا کرتے تھے؟ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اسے یاد آ گیا یا اسے یاد دلایا گیا۔ تو اس

نے کہامیں دنیامیں لوگوں سے تجارت کیا کرتا تھاتو میں تنگ دست کو مہلت دیتا تھا اور نقدی کے رکھنے میں درگزر کرتا تھا۔ پس اس کی بخشش کردی گئی۔

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک اور روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پاس اس کی روح قبض کرنے کے لئے فرشتہ آیا۔ تو اس سے کہا گیا۔ تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔ تو اس سے کہا گیا غور کرو۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا مگر یہ کہ میں دنیا میں لوگوں سے تجارت کیا کرتا تھا اور ان کے ساتھ درگزر کا معاملہ کرتا تھا تو میں مالدار کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے درگزر کرتا تھا۔ تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کردیا۔ حضرت ابو مسعود فرماتے ہیں: میں نے انکو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت حذیفہ سے ہی روایت ہے آپ فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں پیش کیا گی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے دنیامیں کیا عمل کیا؟ حالانکہ وہ کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے۔

وہ عرض کرے گا میرے رب تو نے مجھے مال عطا کیا۔ اور میری عاتوں میں درگزرنا تھا میں مالدار پر آسانی کرتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ تعالی فرمائے گا: ہم تجھ سے بڑھ کر درگزر کرنے والے ہیں،۔ اے فرشتو! میرے بندے کو درگزر کردو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا تھا اور وہ اپنے ملازم کو کہتا تھا کہ جب تم کسی تنگدست کے پاس

جاؤ تو اس سے درگزر کرو تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے، جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمالیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے لئے نیکی میں کچھ بھی نہ ملا سوائے اس کے کہ وہ امیر تھا اور لوگوں سے معاملات کرتا تھا اور وہ اپنے ملازمین کو یہ حکم دیتا تھا وہ تنگدست سے درگزر کریں۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ہم تجھ سے بڑھ کر درگزر کرنے والے ہیں، اے فرشتو! اس اسے درگزر کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مومن سے دنیاوی مصیبتوں میں سے مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے مصیبت دور فرمائے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا۔ اور جس نے مسلمانوں کے عیبوں پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

بھلائی کے لیے خرچ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: روزانہ ہر صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور زیادہ مال عطا فرما اور دوسرا دعا کرتا ہے اے اللہ! بخیل کا مال تباہ فرمادے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا اللہ کا دست قدرت بھرا ہوا ہے، رات اور دن کی سخاوت اس کم نہیں کرتی کیا تمہیں علم نہیں کہ اس نے کتنا خرچ کر دیا جب سے آسمان و زمین بنائے۔ جو اس کے دست قدرت میں ہے وہ کم نہیں ہوا، اور اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دست قدرت میں میزان ہے وہ اسے پست اور بلند کرتا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرا ضرورت سے زائد چیز کو خرچ کرنا تیرے لئے بہتر ہے، اور تیرا اس (ضرورت سے زائد) کو روکنا تیرے لئے شر ہے، اور تجھ پر ضروری مال کے خرچ کرنے پر ملامت نہیں، اور اور اس سے ابتدا کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کے ساتھ دی جنہوں نے لوہے کی زرہیں پہن رکھی ہوں اور جن کے ہاتھوں کو سینے اور گلے تک باندھ دیا گیا ہو۔ جب صدقہ دینے والا صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس قدر کشادہ ہو جاتی ہے کہ اس کے پورے بدن حتیٰ کہ پوروں تک پھیل جاتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے اور وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو؟

انہوں نے عرض کی۔یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا مال تو وہ ہے جسے آگے بھیجا۔(صدقہ کردیا) پیچھے رہنے والا مال ورثا کا ہے۔اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا اور یہ حدیث "الترغیب فی الصدقۃ والحث علیھا" کے باب میں گزرچکی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بخل نہ کرو ورنہ تجھ پر بخل کیا جائے گا۔ خرچ کرو اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا۔اور جوڑ کے نہ رکھو تا کہ اللہ تعالی تم سے بھی (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی سے فیصلہ کرتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ اس کے ساتھ شب وروز قیام کرتا ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہو تھا آپ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا پھر دوسرا دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے قرض تو نہیں چھوڑا؟ صحابہ نے عرض کی۔ نہیں۔تو

آپ ﷺ نے فرمایا؛ اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ عرض کیا ہاں تین دینار آپ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ تین داغ ہیں۔

شوہر کے مال سے اس کی اجازت سے صدقہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بیوی اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرے اور اس کا ارادہ گھر بگاڑنے کا نہ ہو تو اس کے لئے خرچ کرنے اجر ہے اور اس کے شوہر کے اس کی کمائی پر اجر ہے اور خزانچی کے لئے بھی اس کی مثل ہے۔ اور ان میں سے بعض بعض کا کچھ بھی اجر کم نہیں کرتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کوئی خاتون شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ میرے پاس کوئی مال نہیں سوائے اس مال کہ جو حضرت زبیر مجھے دیتے ہیں تو مجھ پر گناہ تو نہیں اگر میں اس میں سے خرچ کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جتنی تم استطاعت رکھتی ہو اتنا خرچ کرو۔ جوڑ کے نہ رکھو تاکہ اللہ تعالی تم سے بھی (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

کھانا کھلانا اور پانی پلانا

حضرت عبد اللہ بن عمرو عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر شخص کو سلام کرنا خواہ جان پہچان کا ہو یا نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ عرض کرے گا مولا میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں تو تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پالیتا پھر اللہ فرمائے گا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں دیا بندہ عرض کرے گا مولا میں تجھے کیسے کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا اور تو نے کھانا نہیں دیا تھا اگر تو اسے کھانا دیتا تو اسے میرے پاس پالیتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے پانی نہیں دیا بندہ عرض کرے گا اے رب میں تجھے پانی کیسے پیش کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے نہیں دیا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو تو اسے میرے پاس پالیتا۔

کتے کو پانی پلانے والا جنتی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی، تو اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا وہ اپنی زبان نکالے ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا

تھا۔ وہ شخص بولا: اس کتے کا حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہو گا جیسا میرا حال تھا، پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا اور اس نے کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن تین اشخاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان پر شفقت کی نظر فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاکیزگی عطا کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔

اور ایک روایت میں یہ زائد ہے۔ آج میں تجھ سے اپنا فضل اسی طرح روکتا ہوں جس طرح تو نے اس فالتو پانی سے روکا جو تو نے ہاتھوں سے حاصل نہیں کیا تھا۔

باب(۱۱)

تلاوت قرآن کا بیان

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جو بھی لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور کتاب اللہ کو آپس میں سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے ہاں فرشتوں کے سامنے کرتا ہے (مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم مقام صفہ پر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق جائے اور وہاں سے بغیر کسی قطع رحمی اور گناہ کے بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے۔ تو ہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ! ہم تمام یہ پسند کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ فرمایا: پھر تم میں سے کوئی شخص صبح مسجد کیوں نہیں جاتا کہ وہ کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قراءت کرے تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور یہ تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیات اس کے لئے چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور (آیتوں کی تعداد جو بھی ہو) اونٹوں کی اتنی تعداد سے بہتر ہے۔(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ)پھول (جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں منافق کی جگہ فاجر کے الفاظ ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کا ماہر مقدس مبرک فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اس کو مشقت ہوتی ہے اس کو دو ثواب ہے ۔(بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ جو قرآن پڑھتا ہے اور اسے قرآن میں مشقت ہوتی ہے تو اس کے دو ثواب ہیں۔

قرآن شفاعت کرے گا

حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! قرآن پڑھو کیونکہ قرآن روز قیامت تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ (مسلم)

دو اشخاص قابل رشک ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا فرمایا اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے تو اس کا پڑوسیا سے سنتا ہے اور کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی یہ نعمت نصیب ہوتی جو فلاں کو نصیب ہوئی تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا فرمایا اور وہ اسے حق میں خرچ کرتا ہے۔ تو دوسرا آدمی کہتا ہے کاش مجھے بھی اس کی مثل دولت ملتی تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے کھجوروں کے کھلیان میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بدکنے لگا، آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا، آپ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا، اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ڈرا کہ کہیں وہ یحییٰ کو کچل نہ ڈالے، میں اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان کی طرح کوئی چیز میرے سر پر ہے، وہ چراغوں سے روشن ہے اور وہ اوپر کی طرف چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں اسے پھر نہ دیکھ سکا۔ صبح کے وقت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں رات کے وقت اپنے

کھلیان میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حضیر پڑھتے رہو“ انھوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ پھر اسی طرح بِدکنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حضیر پڑھتے رہو“ انھوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حضیر پڑھتے رہو“ ابن حضیر کہتے ہیں کہ میں پڑھ کر فارغ ہوا تو یحیٰی اس کے قریب تھا مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ اسے کچل نہ دے اور میں نے ایک سائبان کی طرح دیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کی طرف چڑھا یہاں تک کہ میں اسے پھر نہ دیکھ سکا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہارا قرآن سنتے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح لوگ ان کو دیکھتے اور وہ لوگوں سے پوشیدہ نہ ہوتے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے جدا ہوتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس!

ایک اور روایت میں ہے وہ یہ کہتا ہے۔ ہائے میرے لئے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ملا اس نے سجدہ کیا تو اس کے لئے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم ملا مگر میں نے انکار کیا اور میرے لئے دوزخ ہے۔ (مسلم)

قرآن کے ساتھ تعلق

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے اونٹ رسی سے بندھے ہوں، جب تک وہ ان کی نگرانی کرتا رہتا ہے تو وہ بندھے رہتے ہیں، اور جب انہیں چھوڑ دیتا ہے تو وہ بھاگ جاتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

اور امام مسلم نے ایک روایت میں یہ زائد فرمایا ہے کہ جب صاحب قرآن رات دن میں قرآن کے ساتھ قیام کرے گا تو اسے یاد رہے گا اور اگر قیام نہیں کرے گا تو اسے بھول جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت برا ہے کسی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا(وہ بھولا نہیں) بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔ قرآن مجید کو سنتے سناتے رہا کرو کیونکہ لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں وہ رسی سے بندھے ہوئے جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔(بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے، سنتے سناتے رہا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے ذہن سے نکل جانے میں یہ اس اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے جو رسی سے بندھا ہوا ہو ۔(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے خوش الحان نبی قرآن سنتا ہے جو اسے خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتا ہو۔

تلاوت سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں حاضر نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد آیا اور عرض کی۔ یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ نہیں فرمایا؟ استجیوا اللہ وللرسول اذا دعاکم۔ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت سکھاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب آپ ﷺ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت سکھاؤں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (الحمد للہ رب العالمین) یہ سات آیات ہیں جو (ہر نماز میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی ہے جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے مالك یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور تیرے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اس کے لیے وہی ہے۔ بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتا یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مجھ سے مانگا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو انہوں نے اوپر سے آواز سنی تو انہوں نے اپنا سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھولا گیا اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تو اس اس ایک فرشتی نازل ہوا تو آپ نے کہا: یہ فرشتہ ہے جو آج سے پہلے زمین پر کبھی نازل نہیں ہوا تو اس نے سلام کیا اور آپ کو دو ایسے نور مبارک ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات مبارکہ۔ آپ ان دونوں میں سے جو حرف (دعا) بھی تلاوت کریں گے وہ آُ کو عطا کر دیا جائے گا۔ (مسلم)

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے۔ (المسلم)

حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے روز شفاعت کرے گا۔ دو چمکدار سورتیں یعنی سورہ بقرہ و آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن یوں آئیں گی جیسے بادل کے ٹکڑے یا سائبان یا صف بستہ چڑیوں کی ٹولیاں ہیں یہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی۔، سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ

اس کا حصول برکت اور ترک، حسرت ہے، اور جادو اس کی طاقت نہیں رکھتا (یعنی جو شخص سورہ بقرہ پڑھتا ہے اس پر جادو اثر نہیں کرتا)۔ (المسلم)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں کل رات سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہا تھا تو میں نے پیچھے سے آوز سنی میں نے گمان کیا شاید میرا گھوڑا کھل گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو عتیک! تلاوت جاری رکھتے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آسمان و زمین کے درمیان چراغ کی مانند روشنی تھی فرمایا تم تلاوت جاری رکھتے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے لئے اب جاری رکھنا دشوار ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو سورہ بقرہ کی تلاوت پر آئے تھے اگر تو جاری رکھتا تو کوئی عجائبات دیکھتا۔ (بخاری و مسلم، ابن حبان)

بقرہ اور آل عمران کی فضیلت

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے دن قرآن اور کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو اس پر دنیا میں عمل کرتے تھے۔ قرآن کے آگے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی۔

حضور علیہ السلام نے ان کی تین مثالیں دیں جو میں کبھی نہیں بھول سکتا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ وہ دونوں سورتیں بادل کے ٹکڑے یا دو ایسے گھنے سایہ کی طرح جن میں روشنی ہو گی یا صف بستہ چڑیوں کی ٹولیاں ہیں یہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی (المسلم)

سورۂ کہف کی فضیلت

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔ (المسلم)

بعض نسخوں میں ہے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور امام مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے جس نے سورہ کہف کی آکری دس آیات حفظ کیں۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب اکٹھے ہو جاؤ کیونکہ میں تم سب کو تہائی قرآن پڑھ کر سنانے والا ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پکار پر جو بھی پہنچ سکا جمع ہو گیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور سورۃ (قل ھو اللہ أحد) پڑھی اور حجرہ شریفہ میں واپس چلے گئے۔ تو بعض صحابہ نے چہ میگوئیاں کرتے ہوئے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں عنقریب تمہیں تہائی قرآن پڑھ کر سناؤں گا، میرا خیال یہ ہے کہ ایسا اس وجہ سے ہوا ہے کہ آسمان سے کوئی خبر کوئی اطلاع آگئی ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمرے سے باہر نکلے اور فرمایا: میں نے کہا تھا میں تمہیں تہائی قرآن پڑھ کر سناؤں گا تو سن لو یہ سورۃ (قل ھو اللہ أحد) تہائی

قرآن کے برابر ہے"۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ نے عرض

کی۔ رات تہائی قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (قل ھو اللہ احد) سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک اور روایت میں ہے اللہ عزوجل نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ اور اس کا ایک تہائی قل ھو اللہ احد ہے۔ (المسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو قل ھو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا اور اسے گراں گزرا اور صبح کے وقت اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: مجھے قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میری جان ہے سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (البخاری)

نوٹ:۔ حافظ منذری نے بیان کیا ہے کہ وہ تلاوت کرنے والے حضرت ابو سعید خدری کے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو جہاد کے لیے بھیجا وہ دوسرے مجاہدین کی جماعت کرواتا تو قرات کا اختتام (قل ھو اللہ احد) پر کرتا۔ جب وہ لوٹے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ صحابہ نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ یہ میرے رحمن کی تعریف ہے اور میں چاہتا ہوں یہی پڑھتا رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اطلاع کر دو۔ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تفصیلاً یہ حدیث ذکر کر کے آخر میں فرمایا: جب صحابہ نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی تو آپ ﷺ نے اس

سے فرمایا: کیا وجہ تو نے اپنے ساتھیوں کی بات نہ مانی اور ہر رکعت میں اسی سورت کی تلاوت پر تجھے کس نے ابھارا؟

اس نے عرض کی۔ میں اس سورہ مبارکہ سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔

معوذتین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات کچھ آیات نازل ہوئیں ہیں جن کی مثل پہلے نہیں دیکھی گئی اور وہ (قل اعوذ برب الفلق) اور (قل اعوذ برب الناس) ہیں۔ (المسلم)

باب 22

توبہ اور زہد کا بیان

توبہ

میں جلدی کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ رات میں اپنا دست رحمت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ دن میں اپنا دست رحمت پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔(المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کرلی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔(المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:(ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا: اے میرے رب! میں نے بہت گناہ کر لئے تو مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور عرض کیا: اے

میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کیا: اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ورنہ اس کی وجہ سی سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ، پس اب جو چاہے عمل کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات اقدس کی مدح سے بڑھ کر کسی شی سے پیار نہیں اسی وجہ سے اللہ نے اپنی مدح فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش کو حرام فرمایا۔ اور اللہ سے بڑھ کر عذر سننے والا کوئی نہیں اسی وجہ سے اس نے کتب اور رسول بھیجے۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالی تم کو ختم کر دے گا اور تمہاری جگہ ایسے لوگ لائے گا جو گناہ کر کے اللہ سے مغفرت طلب کریں گے اور اللہ ان کو بخش دے گا۔ (المسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک خاتون آپ ﷺ کی خدمت میں آئی اور وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھ پر حد نافذ فرمایئے آپ ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور اس سے فرمایا: ان کے ساتھ حسن سلوک کرو جب بچے کی ولادت ہو جائے تو اسے پھر لانا، پھر وہ لائی گئی تو اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے پھر اسے رجم کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھے گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ستر اہل مدینہ پر تقسیم کر دی جائے تو وہ انہیں کافی ہو۔ کیا تم اس سے کسی کو افضل پاتے ہو جس نے اللہ عزوجل کے لیے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے، اس نے پوچھا کہ کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ چنانچہ اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا ۔وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ اس نے نناوے قتل کیے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا کہ نہیں! (اس کی توبہ قبول نہ ہو گی) تو اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور یوں سو (100) قتل پورے کر دیے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چنانچہ اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا (تو وہ اس کے پاس گیا) اور

پوچھا کہ اس نے سو قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ وہ بولا کہ ہاں ہے اور آخر توبہ کرنے میں کون سی شے حائل ہو سکتی ہے؟ تو فلاں علاقے میں جا، وہاں کچھ لوگ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے علاقے میں واپس نہ جانا؛ کیوں کہ وہ بری جگہ ہے۔ چنانچہ وہ اس علاقے کی طرف چل پڑا، جب آدھا سفر طے کر لیا، تو اس کو موت آگئی۔ اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ توبہ کر کے صدق دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا۔ جب کہ عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی! آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا اور دونوں فرشتوں نے اسے حکم مان لیا۔ اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمین ناپو، یہ جدھر سے قریب ہو گا، اسے ادھر ہی کا مان لیا جائے گا۔ سو انھوں نے زمین کو ناپا تو اسے اس زمین سے زیادہ قریب پایا، جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ چنانچہ رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے"۔ ایک اور روایت میں ہے: "وہ اس صالح بستی سے ایک بالشت کی مقدار زیادہ قریب تھا۔ چنانچہ اسے انھی لوگوں میں شامل کر دیا گیا"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے اس زمین کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔ اور اس زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا۔ اور کہا کہ ان دونوں کے مابین کی مسافت کو ناپو۔ جب انھوں نے ناپا تو معلوم ہوا کہ وہ اس زمین سے ایک بالشت کی مقدار زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ اس کی مغفرت کر دی گئی"۔ ایک اور روایت میں ہے: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت

حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں یہ ذکر کیا گیا کہ جب موت کا فرشتہ اس کے پاس آیا اس نے اپنے سینے کو کھینچ کر اس زمین کی طرف کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں بھی وہ میرا ذکر کرے۔ اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے شخص بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں گمشدہ سواری کو پا لیتا ہے۔ اگر کوئی مجھ سے قریب ہونے کے لیے ایک بالشت آگے بڑھتا ہے تو اس سے قریب ہونے کے لیے میں ایک ہاتھ آگے بڑھتا ہوں، اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آگے بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں، اگر کوئی میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’اللہ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اس کا وہ اونٹ اچانک مل جائے جسے وہ بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں گم کر بیٹھا ہو۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے اللہ اپنے بندے کی توبہ کی وجہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں اپنی سواری پر سفر کر رہا ہو کہ اس کی سواری اس سے گم ہو جائے اور اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اسی پر

ہو۔ وہ اس کے ملنے سے مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے آکر اس کے سائے میں لیٹ جائے اور اسے اپنی سواری کے مل جانے کی کوئی امید نہ رہے۔ ایسے میں اچانک اس کی سواری اس کے سامنے آکھڑی ہو۔ اور وہ اس کی نکیل پکڑ کر فرط مسرت سے یوں کہہ بیٹھے کہ اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب! یعنی خوشی کی شدت کی وجہ سے وہ غلطی سے ایسا کہہ دے۔

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی خطرناک صحراء میں ہو، اس کی سواری اس کے ساتھ ہو، جس پر اس کا کھانا اور پانی موجود ہو، اچانک اسے نیند آجاتی ہے اور وہ سو جاتا ہے، جب بیدار ہوتا ہے تو اپنی سواری کو غائب پاتا ہے، اس کی تلاش میں چل نکلتا ہے، حتیٰ کہ پیاس سے ہلکان ہو جاتا ہے، سوچتا ہے کہ جس جگہ پہلے ٹھہرا تھا وہیں لوٹ جاؤں اور لیٹ کر موت کا انتظار کروں۔ چنانچہ وہاں اپنے بازو پر سر رکھ کر، مرنے کیلئے لیٹ جاتا ہے، اچانک آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کی سواری سامنے کھڑی ہے، اس پر زادِ راہ ، کھانا اور پانی سب موجود ہیں۔ اس وقت اس بندے کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عورت کا بوسہ لیا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کی

خدمت میں آیا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ! میں نے مدینہ کے کنارے ایک عورت سے فائدہ اٹھایا اور میں نے سب باتیں کیں سوائے جماع کے۔ اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے بارے میں حکم دیجئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا، تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین۔ ترجمہ: اور دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ماننے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

ایک شخص بولا: یارسول اللہ! کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔"(المسلم)

زوال کے دور میں نیک عمل

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہرج (فتنہ وفساد اور قتل وغارت گری) کے زمانے میں عبادت کرنا ایسے ہے، جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔ (المسلم)

عمل پر ہمیشگی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی کہ جسے آپ رات کے وقت سمٹا کر بچھا لیتے اور اس پر نماز پڑھتے۔ آپ ﷺ دن کے وقت اس چٹائی کو کھول کر بچھا لیتے۔ اور اس پر تشریف فرما ہوتے۔ تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنا شروع کر دی یہاں تک کہ لوگ بہت زیادہ ہو گئے۔ تو آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا تم (عمل سے) تھک جاؤ گے اور اللہ کی طرف سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا گیا ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آل محمد ﷺ جب کوئی عمل کرتے ہیں تو اس پر قائم رہتے ہیں۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں: آپ ﷺ سے عرض کیا گئی۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

اور ایک تیسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھی راہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور جان لو کہ تمہارا عمل تمہیں جنت میں داخل نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

فقر اور فقرا کا مقام

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے اور مال و عظمت والوں کو روک دیا گیا البتہ دوزخ والوں کے لیے دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان (جب مدینہ آئے اور ایک موقع پر) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسی، صہیب رومی، اور بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے سے گزرے تو ان تینوں نے (ابوسفیان کو دیکھ کر) کہا: کیا اللہ (کے بندوں) کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن ابھی نہیں اڑائی؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نے یہ سنا تو ان تینوں حضرات کو مخاطب کر کے) بولے! تم قریش کے اس بڑے آدمی کے بارے میں ایسی بات کہہ رہے ہو جو اپنی قوم کا سردار بھی ہے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساری تفصیل سنکر) فرمایا: ابو بکر! تم نے شاید ان تینوں کو ناراض کر دیا ہے، اور اگر تم نے ان کو ناراض کیا ہے تو اللہ کی قسم تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ سنتے ہی کانپ اٹھے اور فوراً بھاگے ہوئے) ان

تینوں کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! کیا تم مجھ سے غصہ اور ناراض ہو گئے ہو؟ ان تینوں نے جواب دیا: اے میرے بھائی اللہ آپ کو معاف کرے (ہم آپ سے ناراض نہیں ہوئے ہیں) (المسلم)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جنتیوں کی خبر نہ دوں؟، ہر کمزور جو کمزور سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پوری کر دیتا ہے، کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟، ہر تند خو، سرکش، بخیل اور متکبر شخص جہنمی ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا تو دوزخ نے کہا: میرے اندر بڑے سرکش اور متکبر لوگ ہوں گے۔ اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین قسم کے لوگ ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا: اے جنت! تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اے جہنم، تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بہت موٹا اور عظیم آدمی لایا جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک وہ (وزن میں) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا تو نبی کریم ﷺ نے ایک دوسرے شخص سے پوچھا جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ اس گزرنے والے شخص کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں سے ہے اور اللہ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کرلی جائے۔ راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص گزرا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے متعلق بھی پوچھا کہ ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہیں اور یہ ایسا ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے، اگر یہ کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہے تو ان کی بات نہ سنی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا: یہ (فقیر) شخص اس (پہلے) شخص جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنے آپ کو کمزور لوگوں سے اعلیٰ سمجھا کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری مدد اور تمہیں رزق ان کمزوروں کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے گرد آلود، دروازوں سے دور کر دیئے جانے والے، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ ضرور اسے پورا فرمادے۔ (المسلم)

حصول دنیا میں قناعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں خلافت دی ہے تاکہ وہ دیکھے تم کیا تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لہٰذا دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔ (المسلم)

حضرت ابو عبد الرحمن الجبلی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا جب کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا۔ کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے نہیں؟ کیا تم بیوی والے ہو جس کے پاس تمہیں سکون قرار ملتا ہو؟ اس شخص نے کہا کہ ہاں پھر حضرت عبد اللہ نے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس مکان ہے جس میں تم رہائش اختیار کرو؟ اس شخص نے کہا کہ ہاں مکان بھی ہے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا تو پھر تم دولتمندوں میں سے ہو (یعنی تم ان مہاجرین کی حیثیت کے آدمی ہو جو فقر و افلاس میں مبتلا نہیں تھے، فقراء مہاجرین میں تمہارا شمار نہیں ہو سکتا کیونکہ ان فقراء کے پاس نہ بیوی تھی نہ گھر بار تھا، یا اگر کسی کے پاس اس دونوں میں سے کوئی ایک چیز تھی تو دوسری چیز سے محروم تھا) اس شخص نے (جب یہ سنا کہ حضرت عبد اللہ نے بیوی اور گھر والا ہونے کی وجہ سے اسے گویا دولتمند کہا ہے تو) کہا کہ میرے پاس ایک خادم بھی ہے (یعنی غلام یا لونڈی) حضرت عبد اللہ نے فرمایا تب تو تم بادشاہوں میں سے ہو (یعنی اس صورت میں تو تمہارا شمار رئیسوں اور بادشاہوں میں ہونا چاہیئے، تمہیں فقیر مفلس کہنا کسی طرح درست نہ ہو گا۔ (المسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اور اسے بقدر کفایت رزق دیا گیا اور اللہ نے اسے جو کچھ دیا اس پر اسے قناعت دے دی (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! آل محمد کو بقدر ضرورت روزی دے (بخاری و مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کا پیچھا تین چیزیں کرتی ہیں، اولاد، مال، اعمال، دو واپس پلٹ جاتے ہیں اور ایک ساتھ رہتا ہے، اولاد اور مال واپس آ جاتا ہے اور اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا رہتا ہے ہائے میرا مال ہائے میرا مال۔ حالانکہ اس کے مال ہونے کی تین صورتیں ہیں۔ جو اس نے کھالیا وہ فنا ہو گیا جو اس نے پہن لیا وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا اور جو اس نے صدقہ کر دیا وہ اس کے لیے ذخیرہ ہو گیا۔ جو اس کے علاوہ مال ہے تو وہ ورثاء کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے۔ (المسلم)

حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سورہ تکاثر (الھاکم التکاثر) کی تلاوت فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم کہتا ہے ہائے میرا

مال ہائے میرا مال۔ حالانکہ اے ابن آدم! تیرا مال نہیں مگر وہی جو تو نے کھا لیا وہ تو نے فنا کر دیا۔ یا جو تم نے پہن لیا وہ پرانا کر دیا۔ یا جو تم نے صدقہ کر دیا وہ آگے بھیج دیا۔ (المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازار سے گزرے اور آپ ﷺ کے دائیں بائیں جانب لوگ تھے۔ پھر آپ چھوٹے کان والی بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کان پکڑ کر اٹھایا اور پھر فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم کے عوض میں خریدنا پسند کرے گا؟" لوگوں نے جواب دیا کہ ہم کسی بھی شے کے بدلے میں اسے خریدنا نہیں چاہتے اور ہم اس کا کریں گے بھی کیا؟۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا:" کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمھیں مل جائے؟" لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا، تب بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کے کان چھوٹے ہیں، یہ تو مردہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے، جتنا یہ تمھارے نزدیک حقیر ہے۔ (المسلم)

حضرت بنو فہر کے بھائی حضرت مستورد ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ

سمندر کا کتنا پانی اپنے ساتھ لائی ہے راوی حدیث شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ہلاک ہو گیا وہ شخص جو دینار کا غلام ہو، جو درہم کا غلام ہو، اور چادر کا غلام ہو جب اس کو (مال و دولت اور لباس فاخرہ) ملے تو خوش اور راضی ہو، اور اگر نہ ملے تو ناراض و ناخوش ہو۔ ایسا شخص ہلاک ہوا اور تباہ و سرنگوں ہوا! اور (دیکھو) جب اس شخص کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے تو کوئی اس کو نہ نکالے سعادت و خوش بختی ہے اس بندے کے لئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا ہے، اس کے سر کے بال پراگندہ اور قدم غبار آلود ہیں، اگر اس کو لشکر کی اگلی صفوں کے آگے نگہبانی پر مامور کیا جاتا ہے تو پوری طرح نگہبانی کرتا ہے اور اگر اس کو لشکر کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو لشکر کے پیچھے ہی رہتا ہے اور اگر وہ لوگوں کی محفلوں میں شریک ہونا چاہتا ہے تو اس کو شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی، اور اگر کسی کی سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین بھیجا، تو وہ بحرین سے مال لے کر واپس لوٹے، انصار کو اطلاع ملی تو تمام نے فجر کی نماز آپ ﷺ کی اقتدا میں ادا کی، آپ ﷺ نے نماز کے بعد چہرہ اقدس صحابہ کی طرف پھیرا دیکھ کر آپ مسکرا پڑے اور

فرمایامیں سمجھتاہوں تمھیں ابوعبیدہ کے بارے میں اطلاع ہوئی ہے کہ وہ بحرین سے مال لے کر آئے ہیں۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی۔جی ہاں! یارسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمھیں خوشخبری ہو، اور اس چیز کے لیے تم پر امید رہو۔ جس سے تمھیں خوشی ہو گی۔ لیکن خدا کی قسم! میں تمھارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا۔ مگر مجھے خوف ہے تو اس بات کا کچھ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے، تو ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو جیسے پہلے کے لوگ ایک دوسرے سے جلنے لگے۔ اور یہ جلنا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا۔(بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ ﷺ کے اردگرد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جن باتوں کا تمھارے بارے میں ڈر ہے ان میں سے ایک یہ ہے تم پر دنیا کی آرائش وزیبائش کے دروازوں کو کھول دیا جائے گا۔(بخاری و مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے پتھریلے علاقہ میں چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آگیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی۔ لبیک یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے

پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گذر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑ دوں بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں اپنی دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں آ نہ جاؤں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا اور یہ الفاظ بھی امام بخاری کے ہیں۔

اور امام مسلم نے اس حدیث کو کچھ یوں رایت کیا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، میں آپ کی طرف گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ گھاٹے میں ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون گھاٹے میں ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو بہت مال والے ہیں مگر وہ نہیں جس نے ادھر ادھر خرچ کیا، سامنے اور پیچھے سے خیرات کی، دائیں اور بائیں سے خرچ کیا اور ایسے انسان قلیل ہی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اہل خانہ نے مسلسل تین دن کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ظاہری ہو گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو حازم فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا آپ نے گزرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس ذات اقدس کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ حضور نبی ﷺ اور ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال ظاہری تک رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی دو دن متواتر سیر ہو کر جو کی روٹی نہیں کھائی۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ظاہری ہو گیا اور آپ ﷺ نے کبھی ایک دن میں دو بار روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو کر نہیں کھایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے ان کو کھانے پر بلایا لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جَو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصال ظاہری تک کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور کبھی شوربہ کے ساتھ روٹی نہیں کھائی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی اپنی آنکھوں سے سالم بھنی ہوئی بکری نہیں دیکھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے لے کر وصال تک معدہ نہیں دیکھا۔ پھر میں نے پوچھا کیا تم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چھلنیاں تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے لے کر وصال تک کوئی چھلنی نہیں دیکھی۔ تو میں نے عرض کی: آخر آپ لوگ کیسے بلا چھنا جو کھاتے تھے؟ فرمایا: ہاں! ہم اسے پھونک لیتے تو اس میں اڑنے کے لائق چیز اڑ جاتی اور جو باقی رہ جاتا اسے ہم گوندھ لیتے۔ پھر ہم اسے کھا لیتے۔ (البخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں : کیا تمھیں اپنی مرضی کے مطابق کھانا میسر نہیں ہے حالانکہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا پیٹ بھر کر کھانے کے لیے ردی کھجور بھی نہ تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ملنے والی دنیوی آسائشوں اور نعمتوں کا ذکر کیا اور پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سارا دن بھوک سے بے قرار رہتے اور آپ ﷺ کو ردی کھجور بھی نہ ملتی کہ جس سے اپنا پیٹ بھر لیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ارشاد فرمایا: میرے بھانجے ! ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا دیکھتے، پھر تیسرا دیکھتے، اسی طرح دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں) کھانا پکانے کے لیے آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا۔ خالہ اماں ! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں ؟ آپ نے فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے۔ جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ

ﷺ کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچا جایا کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ اسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا آپ ﷺ نے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی تھی میں نے ساتھیوں سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟ تو انہوں نے بتایا۔ بھوک کی وجہ سے۔ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور کہا اے ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو بطن مبارک پر پٹی باندھے دیکھا ساتھیوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ایسا بھوک کی وجہ سے کیا ہے حضرت ابو طلحہ میری والدہ کے پاس گئے اور پوچھا کوئی چیز ہے؟ عرض کیا کچھ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں۔ اگر اکیلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائیں تو ان کے لیے کافی ہیں اور اگر ساتھ اور بھی ساتھی ہوں تو پھر کم ہوں گی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح باہر نکلے تو آپ ﷺ پر ایک چادر تھی جس پر سیاہ بال سے کجاوؤں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ (المسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین نے پیوند لگی ہوئی چادر اور کھردرا تہہ بند دکھاتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں وصال ظاہری فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ میں نے ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے لیے سفر کے لئے ناشتہ تیار کیا تو مجھے آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لیے کوئی کپڑا نہ ملا تو میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ میرے پاس اپنے کمر بند کے علاوہ اسے باندھنے کے لئے کچھ نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا پھر اسی کے دو حصے کر لو ایک کے ساتھ پانی اور دوسرے کے ساتھ کھانا باندھ دو، میں نے ایسے ہی کر دیا اسی وجہ سے ان کا نام "ذات النطاقین" پڑا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس وقت میرے ہاں ایک بچی تھی جس نے پانچ درہم کی قمیص اوڑھ رکھی تھی تو آپ نے اس آدمی سے فرمایا اس بچی کو دیکھو اس نے گھر میں کیا اوڑھ رکھا ہے حالانکہ حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں میرے پاس یہ قمیض ہوا کرتی شہر مدینہ کی خواتین مجھ سے عاریۃً لے جایا کرتی تھیں۔ (البخاری)

آپ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو میرے پاس ماسوائے جو کے کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کھایا جاتا ہو۔ کافی مدت میں نے ان پر ہی گزارا کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وصال کے موقعہ پر نہ درہم چھوڑے نہ دینار، نہ غلام نہ کنیز اور نہ ہی کوئی اور چیز چھوڑی۔ سوائے ایک خچر کے جس پر آپ سوار ہوتے تھے۔ اور سوائے اسلحہ کے اور سوائے زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ (وقف) کر دی تھی۔ (البخاری)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت بھی آپ کی زرہ کی ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے عوض بطور رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آگے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا: تمہیں اس وقت اپنے گھروں سے کس چیز نے نکالا؟ تو انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! بھوک نے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے بھی اس نے نکالا جس نے تم کو نکالا اٹھو چنانچہ وہ حضور کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ ایک انصاری صاحب کے ہاں گئے تو وہ اپنے گھر میں نہ تھے ان کی اہلیہ نے خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ تو انہوں عرض کی۔ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں انصاری صاحب آ گئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا بولے اللہ کا شکر ہے آج مجھ

سے بہتر مہمانوں والا کوئی نہیں پھر وہ چلے تو ان کی خدمت میں ایک بڑا خوشہ لائے جس میں کچے خشک و تر کھجوریں تھیں عرض کی اس سے کھایئے اور چھری لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دودھ والی سے الگ رہنا پھر انہوں نے ان حضرات کے لیے بکری ذبح کی ان صاحبوں نے بکری اور اس خوشہ سے کھایا پانی پیا پھر جب سیر ہو گئے اور پانی سے سیر اب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابو بکر و عمر سے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا قیامت کے دن کہ تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے نکالا پھر تم واپس نہ ہوئے حتی کہ تم کو یہ نعمتیں مل گئیں۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا میزبان صحابی حضرت ابو ہیثم بن التیھان ہیں اس کی صراحت امام مالک، امام ترمذی اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ نے کی۔ اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ وہ صحابی حضرت ابو ایوب انصاری ہیں۔

ظاہر یہی ہے کہ یہ واقعہ ایک بار حضرت ابو ہیثم کے ساتھ پیش آیا اور ایک بار حضرت ابو ایوب کے ساتھ پیش آیا۔ (المسلم)

حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں ہمارے یہاں ایک عورت تھی جو نالوں پر اپنے ایک کھیت میں چقندر بوتی۔ جمعہ کا دن آتا تو وہ چقندر اکھاڑ لاتیں اور اسے ایک ہانڈی میں پکاتیں پھر اوپر سے ایک مٹھی جو کا آٹا چھڑک

دیتیں۔ اس طرح یہ چقندر گوشت کی طرح ہو جاتے۔ جمعہ سے واپسی میں ہم انہیں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوتے تو یہی کھانا ہمارے آگے کر دیتیں اور ہم اسے چاٹ جاتے۔ ہم لوگ ہر جمعہ کو ان کے اس کھانے کے آرزو مند رہا کرتے تھے۔ (البخاری)

اور ایک روایت میں ہے اس میں چربی اور گوشت نہیں ہوتا تھا۔ اور ہم جمعہ کے دن اسے خوش ہو کر کھاتے۔ (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات اقدس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! بھوک کے مارے کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ میں جگر تھام کر زمین پر گر جاتا اور کبھی کبھار بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، ایک روز میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے میرے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے میں نے ان سے قرآن کریم کی آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن وہ مجھے ساتھ لئے بغیر گزر گئے چنانچہ میرے پاس سے نبی اکرم ﷺ گزرے، آپ نے جس وقت مجھے دیکھا مسکرائے اور ہمارے چہرے اور دل کی کیفیت کو جان گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ! ساتھ ساتھ چلے آؤ، میں پیچھے پیچھے ہو لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں گئے، اور ہمیں بھی اجازت دے دی۔ چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے میں دودھ دیکھا، دریافت فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کا نام بتایا جس نے دودھ کا ہدیہ بھیجا تھا، حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلالاؤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کے پاس نہ مال نہ ان کے اہل تھے جب صدقہ آتا تو آپ ﷺ تمام کا تمام ان کی طرف بھیجتے۔ اس سے کچھ بھی اپنے لیے نہ رکھتے۔ اگر کوئی آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا تو اصحاب صفہ کو بلا کر اس میں شریک فرمالیتے۔ مجھے سخت گراں گزرا۔ میں نے دل میں کہا: اس دودھ سے اہل صفہ کا کیا بنے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ اتنا پی لوں جس سے طاقت حاصل کرلوں، جب وہ آئیں گے تو آپ مجھے حکم دیں گے کہ انہیں دوں اور مجھے امید نہیں کہ اس دودھ کا کچھ حصہ بھی مجھے مل سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طاعت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ میں سب کو بلا لایا، آکر بیٹھ گئے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: ابوہریرہ! یہ پیالا لو اور سب کو پلاؤ، میں نے پیالا لیا اور پلانا شروع کیا تو وہ سیر ہو کر پیتا پھر لوٹا دیتا جب تمام نے سیر ہو کر پی لیا وہ پیالہ آپ ﷺ نے لیا تبسم فرمایا اور کہا اے ابوہریرہ! عرض کی۔ لبیک یا رسول اللہ! فرمایا اب ہم اور تم رہ گئے ہیں عرض کی۔ ہاں یارسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھو اور پیو، میں نے بھی دودھ پیا، آپ فرماتے رہے اور پیو اور پیو حتی کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اب اس قدر سیر ہو گیا ہوں کہ اب کوئی گنجائش باقی نہیں فرمایا پیالہ لاؤ، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی، بسم اللہ پڑھی اور دودھ نوش فرمایا۔ (البخاری)

امام محمد بن سیرین سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے جسم پر کتان کے دو کپڑے گیرو میں رنگے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان ہی کپڑوں میں ناک صاف کی اور کہا واہ واہ دیکھو ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے، اب ایسا مالدار ہو گیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو ایک زمانہ میں ایسا پایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا اور گزرنے والا میری گردن پر یہ سمجھ کر پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں، حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا، بلکہ صرف بھوک کی وجہ سے میری یہ حالت ہو جاتی تھی۔ (البخاری)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قافلہ قریش کی طرف روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ کو ہمارا امیر بنایا، ہمیں ساتھ ایک تھیلی میں کچھ کھجوریں بھی عطا فرمائیں کیونکہ اس کے علاوہ کچھ تھا ہی نہیں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں سے ہمیں ایک ایک کھجور دیتے، عرض کی تم پھر کیا کرتے؟ فرمایا: ہم اسے بچوں کو طرح چوستے اور پھر پانی پی لیتے تو وہ پورے دن کے لیے کافی ہو جاتی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے راہ خدا میں تیر میں نے چلایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے تو ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ ہوتا ہم درختوں کے پتوں

پر گزارا کرتے، بکری کی مینگنیوں کی طرح ہمارے پیٹ سے وہ خارج ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت خالد بن عمیر العدوی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عتبہ بن غزوان نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمانے لگے: یہ ہلاکت کے قریب ہو گئی ہے اور اس (کی مہلت) میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جس طرح برتن کے آخری قطرے ہوتے ہیں جنھیں برتن والا انڈیل رہا ہوتا ہے اور تم اس دنیا سے گھر کی منتقل ہو رہے ہو جس پر زوال نہیں آئے گا۔ جو تمہارے پاس ہے اس میں سے بہترین متاع کے ساتھ آگے جاؤ۔ کیونکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جاتا ہے تو وہ ستر سال گرتا رہتا ہے۔ اس کہ تہہ تک نہیں پہنچتا۔ اور اللہ کی قسم! یہ (جہنم) پوری طرح بھر جائے گی۔ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ اور ہمیں بتایا گیا کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایک دن آئے گا جب وہ ازدحام کے سبب تنگ پڑ جائے گا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں میں تھا ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ میں نے ایک چادر اٹھائی تو اسے اپنے اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان دو حصو میں تقسیم کر لیا آدھی میں نے کمر پر باندھی اور آدھی سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اب ہم میں سے ہر کوئی شہروں

میں کسی شہر کا امیر بن گیا ہے۔ میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں۔ (المسلم)

حضرت خباب بن ارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رضا الٰہی کی خاطر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے، ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو فوت ہو گئے اور اس دُنیاوی اجر میں سے کچھ نہ لیا۔ اور ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہے جو احد میں شہید ہوئے ایک چادر کے سوا ان کے کفن کے لیے ہمارے پاس کچھ نہ تھا اگر ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا، آپ ﷺ نے حکم فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ اور ہم میں بعض وہ تھے جنہیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر ہو۔ فقط تہہ بند ہوتا، یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنھیں یہ لوگ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے۔ یہ کپڑے کسی کے آدھی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرمگاہ نہ کھل جائے۔ (البخاری)

خشیت الٰہی میں رونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات اشخاص ایسے ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا (۱) عادل بادشاہ۔ ۲۔ وہ نوجوان جس نے جوانی اپنے رب کی عبادت میں گزاری۔ ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ۴۔ وہ دو اشخاص جو اللہ کی محبت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہیں۔ ۵۔ اور وہ شخص جسے مالدار اور حسین خاتون نے گناہ کی دعوت دی تو اس نے جواباً کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ گئیں۔ ۷۔ وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دائیں نے خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

موت کی یاد

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: دنیا میں اجنبی کی طرح یا مسافر کی طرح رہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کے منتظر نہ رہو، مرض سے پہلے صحت اور موت سے پہلے زندگی میں فائدہ حاصل کر لو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مربع نما لکیر کھینچی اور اس کے درمیان سے باہر نکلی ہوئی لکیر لگائی پھر اس درمیانی

لکیر کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت اسے گھیرے ہوئے ہے اور جو اس خانے سے باہر لکیر ہے یہ اس کی خواہشات ہیں اور یہ چھوٹی لکیریں آفات ہیں اگر ایک سے بچتا ہے تو دوسری اسے دبوچ لیتی ہے۔ اگر اس سے بچتا ہے تو اور کوئی اسے آلیتی ہے۔

اس کا نقشہ یہ ہے۔

موت

موت | انسان | امید

موت | اعراض

موت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خط کھینچ کر فرمایا یہ انسان ہے اس کی جانب میں خط کھینچ فرمایا یہ اس کی موت ہے پھر اس کے دور خط کھینچا اور فرمایا یہ امید ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔ (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ نیک اعمال کی طرف جلدی کرو، ان فتنوں سے پہلے، جو سخت تاریک رات کی

طرح ہوں گے۔ (حالت یہ ہو گی کہ) آدمی صبح کے وقت مومن ہو گا، تو شام کے وقت کافر اور شام کے وقت مؤمن ہو گا تو صبح کے وقت کافر۔ دنیاوی ساز و سامان کے بدلے آدمی اپنا دین بیچ دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: ان چھ امور سے پہلے پہلے اعمال کر لو: مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، دھواں، دجال، زمین کا چوپایہ، موت اور عوام الناس کا معاملہ یعنی ایسا فتنہ جو لوگوں کا گھیر اؤ کر لے گا، یا وہ معاملہ جس میں عوام خود مختار بن جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ (البخاری)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہر گز موت کی آرزو و تمنا نہ کرے کیونکہ وہ نیک ہے تو شاید زندہ رہے اور زیادہ نیکی کرے، اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر گناہ گار ہے تو ہو سکتا ہے گناہوں سے توبہ کر لے اور مسلم کی روایت میں ہے تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ

موت سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مومن کی عمر میں اضافہ خیر کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے اوپر آنے والی مصیبت کی وجہ سے ہر گز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر بالفرض موت کی تمنا کرنا ضروری ہو تو یوں دعا کرے۔ اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور جب موت بہتر ہو تو پھر وہ مجھے نصیب فرمادے۔ (بخاری و مسلم)

خوف و فضل الٰہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات اشخاص ایسے ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اور ان میں سے وہ شخص جسے مالدار اور حسین خاتون نے گناہ کی دعوت دی تو اس نے جواباً کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر میری ہڈیوں کو پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے اتنا سخت عذاب کرے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں کیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کی وصیت کے مطابق اس کے ساتھ ایسا ہی

کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم فرمایا کہ اگر ایک ذرہ بھی کہیں اس کے جسم کا تیرے پاس ہے تو اسے جمع کر کے لا۔ زمین حکم بجالائی اور وہ بندہ اب اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے رب! تیرے ڈر کی وجہ سے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا حالانکہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور آدھا خشکی میں پھینک دینا اور آدھا سمندر میں پھینک دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے اتنا سخت عذاب کرے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں کیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کی وصیت کے مطابق اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ تو اللہ خشکی کو حکم دیا تو جو کچھ اس میں تھا اس نے جمع کیا اور اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو جو کچھ اس میں تھا اس نے جمع کیا پھر اللہ نے اس شخص سے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے عرض کی ۔ اے رب! تیرے ڈر کی وجہ سے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے خوب دولت دی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا میں تمہارے حق میں کیسا باپ ثابت ہوا؟ بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے۔ اس شخص نے کہا لیکن میں نے عمر بھر کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اس لیے جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، پھر میری ہڈیوں کو

پیس ڈالنا اور راکھ کو کسی سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ پاک نے اسے جمع کیا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ پروردگار تیرے ہی خوف سے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کوئی برائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی برائی کو نہ لکھو یہاں تک کہ وہ اس پر عمل کرلے تو اگر وہ اس برائی پر عمل کرلیتا ہے تو اس کی برائی کی مثل لکھو اور اگر وہ اس کو میری وجہ سے ترک کردیتا ہے تو تم تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مومن یہ جان لے کہ اللہ کے یہاں کس قدر عذاب ہے، تو کوئی اس کی جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ کی رحمت کس قدر ہے، تو کوئی اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔ (المسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے یہ سورۂ مبارک تلاوت فرمائی "ھل اتی علی الانسان" پھر فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں، جو تم نہیں دیکھتے۔ میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان سے چرچرانے کی آواز نکلتی ہے اور اس کا ایسی آواز دینا بالکل بجا ہے۔ آسمان میں چار انگشت کے برابر بھی جگہ نہیں، جہاں کوئی فرشتہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ کچھ جانتے ہوتے، جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ، بستروں پر اپنی

عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو پاتے اور اللہ سے فریادیں کرتے ہوئے گلیوں چوراہوں میں نکل آتے ۔(البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا ایسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا فرمایا: اگر تم وہ کچھ جانتے ہوتے، جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ اس پر صحابہ نے چہرے ڈھاپ لیے اور رونا شروع کر دیا۔(بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ کی طرف سے کوئی بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر جنت و دوزخ کو پیش کیا گیا میں نے اس قدر خیر و شر کبھی نہیں دیکھا اگر تم وہ کچھ جانتے ہوتے، جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ اس دن سے بڑھ کر کبھی بھی صحابہ پر سخت دن نہیں آیا انہوں نے سروں کو ڈھانپ کر رونا شروع کر دیا۔

حسن ظن اور امیدواری خصوصاً موت کے وقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں بھی وہ میرا ذکر کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن قبل یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی شخص کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو (المسلم)

یعنی میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے گا وہ مجھے معاف فرمادے گا، وہ رحمت عطا فرمائے گا مجھے جنت عطا فرمائے گا دوزخ سے محفوظ فرمائے گا۔ قبر و حشر میں آسانی فرمائے گا حضور کی معرفت و شفاعت عطا فرمائے گا۔